

فہرست مضامین رسالہ سالو تر مستند

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دیس باچہ	۱۵	دیوسن یا کٹھن من - جہا من سکسی کنڈا پین
۲	گہوڑو کی فٹار و سولری کا بیان	۱۶	حیثی شکل - نسٹری مینی - جینی شکل سورہ شکل
۹	عربی - ترکی - ایرانی - توراتی - کاملی بنجاری خزاسانی - قنداری - کشمیری وغیرہ گہوڑوں کے کہیتوں کا بیان	۱۷	سینکمن - آئسٹو ڈال - ہر واول - یک باک
			گہوڑو اکھاڑ - گہوڑو کاڑ - تنگ قوڑ - سبلا
			گوم - گندہ و فلن - چتر رنگ - گنگا پاٹ - ماروٹ
			کٹھن مال - ڈنک او مارٹ - بیج بل - سلاوٹ
			ساپن - ناگ - ار بل - رس کہو - کہاڈ کہو پٹنگ
			چتر مارو - مانڈ سورق - سبادت - ناہادوت
			آٹو ہادوت - جاگہادوت - اسادوت - گنگاری
			اسراوڑت - آئسٹوٹ - کر نول - پابند
			پوہوڑو کا بیان بقید مقام - وفامیت و اقبال
			مستحق اہل اسلام دہنود
۲۳	فقورین مظہرہ مقامات پوہوڑی	۲۴	فصل تیسری - تخی - تخی - یک جزیہ - اختیاد
۲۵	ہنج حبیب شریعی	۲۶	گہوڑو کی تشبیح
۲۶	گوشک - دندان زیادہ - آہنی غوصلی	۲۷	فصل چوتھی - سینکھری ساپن - باگنی کرکس
۲۷	ادکار موکر - نہال لوحین - گرگ - ڈوڈن	۲۸	گہوڑو کے عیب کے بیان ہیں
۲۸	خشر دندان - پوہلا - گاڈ گومان - فتح پیشانی		مقالہ تیسرا - فصل پہلی - قاعدہ پہچان گہوڑو کی
			رنگتوں میں - فصل دوسری گہوڑو کے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۹	بچہ اور جوان گھڑوں کو آتش کریمکی تربیت	۱۰۵	ناشتہ - مونہجہ -
۸۱	ملکی بچہ و بچہری پیدا کرانیکے اندیز	۱۰۶	انکھ کی لالی - خیرسانی -
۸۲	گھڑوں کا آہن - انکیات - بچہ - تھریک	۱۰۷	باسینی - سکھرام -
۸۳	نہرین - بیکیمہ - حقہ - حمل سوز - ٹانگ	۱۰۸	ملکسین
۸۴	نوق - سوط - سکوب - شہوم - صغ - نناد	۱۰۹	باچہ - کچھوی -
۸۵	طلا - طلیس - خالیہ - قنیل - قز - قلوب	۱۱۰	کنٹہ - یو - کسرا - کنگہ
۸۶	کاد - کمل - کابل - کوس - لٹخ - مرہم	۱۱۱	کوکبہ -
۸۷	فلول - لغوٹ - وچر وغیرہ فارسی اور	۱۱۲	تالوا -
۸۸	سے علاج کرنا -	۱۱۳	کبہ باد - کبہ بندہ -
۸۹	اڈران اردو میں	۱۱۴	انچہر - مہنجان -
۹۰	فصل تیسری حدود صحت و مرض و کیفیت	۱۱۵	پرہول - چاروگ -
۹۱	اضطراب ریل و بار و طاشہ -	۱۱۶	کھانسی -
۹۲	فصل چوتھی صحت امراض سانچ و مادی	۱۱۷	دانیس -
۹۳	مع بیان چاندن قوت اعضا	۱۱۸	انجلی - تاسرسانس -
۹۴	مشافت مرض گھڑوں کو بول و برباز اور	۱۱۹	دھپ -
۹۵	ک حرارت اور تھانہ کی رنگت اور کانون کی	۱۲۰	قوالہم - وسیل -
۹۶	گرمی اور سردی وغیرہ سے	۱۲۱	بھرجانا و بکرجانا -
۹۷	درد سر کا علاج اور تشخیص مرض -	۱۲۲	سینہ گیرا - آکیرو -
۹۸	کستار -	۱۲۳	جگر گیرا -
۹۹	ادہ رنگ پسے خالی - لغوہ - مرگی -	۱۲۴	باد شکجہ -
۱۰۰	ٹوٹکا -	۱۲۵	ناؤ کھانا -
۱۰۱	انکھ کی حوث - غار ششم - شہلی -	۱۲۶	جل سول - آئین سول -
۱۰۲	جلا و نانا -	۱۲۷	سنادت سول - سوہرادت سول - چورادت
۱۰۳	موتیابند و روتندی -	۱۲۸	باؤ سول - رکت پریم سول - سنادت سول
۱۰۴	دوتندی -	۱۲۹	چی مادرت سول -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۳	سر دہم سول - این سول - اسادت سول	۱۶۲	درم -
۱۳۵	سادت سول - ازادت سول - عزادت سول	۱۶۳	تہوڑا کانی پینا - اور آہو شکم ہونا
۱۳۶	کرم دگھ سول - سبھادت سول	۱۶۴	تہوڑا کھانا -
۱۳۷	بنادت سول - بھوم برک سول - کاسادت سول	۱۶۵	فصل از ہون مصالحات سرادگر ادب بات
۱۳۸	سکھادت سول - کاکرک سول - دتیکل سول	۱۶۶	میتھی کھانے کی ترکیب -
۱۳۹	بالجہ سول - رکھادت سول - اسادت سول	۱۶۷	فصل تیس ہون مصالحات مشترک میں -
۱۴۰	ادورادت سول - انجن سول - مٹر سول	۱۶۸	گرمی و سردی میں گھوڑی کی تندستی کی تدبیر
۱۴۱	یادادت سول - کرکری قسم اول -	۱۶۹	وہ مصالحہ تندستی لانی اور رنگ روغن
۱۴۲	کرکری قسم دوم	۱۷۰	چھلانے میں سے طعین -
۱۴۳	کرکری قسم سوم - کرکری قسم چارم -	۱۷۱	گرمی - سردی - برسات کی رایتوں میں -
۱۴۴	کرکری قسم پنجم - کرکری قسم ششم -	۱۷۲	دوائیں اور غذائیں موٹا کر خوالین -
۱۴۵	کرکری قسم ششم -	۱۷۳	دوائے -
۱۴۶	نسخات مسند لطیفین مصالحہ مشترک	۱۷۴	پیشہ لگ بانا -
۱۴۷	سنبات جر -	۱۷۵	زخم میں کیر سے پڑھانا
۱۴۸	لنگھان جر - انجیر -	۱۷۶	زخم سینہ - دورم سنگ -
۱۴۹	انب جر - پپ جر - ازادہ جر -	۱۷۷	خون کا بیتاب کرنا -
۱۵۰	نین جر -	۱۷۸	دوبہتر یا بارہج مشادہ - پیشاب گدلا کرنا -
۱۵۱	سوکا جر - تپ و لرزہ -	۱۷۹	قطرہ البول و احتباس بولی
۱۵۲	قلنج -	۱۸۰	بیل - یاد نام -
۱۵۳	کرم و دبان -	۱۸۱	پرمیو - یا جربان -
۱۵۴	قراقرظ پنے انت بولنا -	۱۸۲	احتیاجی مسائل میں غارش اور صنعت منی
۱۵۵	قلنج -	۱۸۳	سرعت انزال و تندہی -
۱۵۶	بوکھنا -	۱۸۴	درم خصیہ یا انٹین -
۱۵۷	بوکھنا -	۱۸۵	قولہ بر جہانا - اور پھر بیان نکل آنا -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۱	فرد کا قاتل مہربانہ - بو عتہ -	۲۳۱	پیشک - گام -
۱۹۲	باد قیصر - یعنی جانہ فی کا مارنا	۲۳۲	ہفتہ -
۱۹۵	پہلی -	۲۳۳	تجرہ - خورد گاہ -
۱۹۶	پہل -	۲۳۴	کف گیرہ -
۱۹۷	کھجلی -	۲۳۵	سسم غاہ و آبلہ -
۱۹۸	بال خورہ	۲۳۶	اوب کران باد - جنگ باد -
۲۰۰	گج جرم -	۲۳۷	سرن باد - نعل بائیں وغیرہ کلبہ جہنا -
۲۰۱	دُم گر جانا - پھول جانا -	۲۳۸	رسولی دسسم بھٹنا -
۲۰۲	اگر باد -	۲۳۹	تلوائی -
۲۰۳	اسپینہ -	۲۴۰	رسم اور تریا -
۲۰۴	زہر باد -	۲۴۱	علی تہ رس - کالی رس -
۲۰۵	پسائی -	۲۴۲	خیلیا -
۲۰۸	سوگند ہی - پیشک -	۲۴۳	اک سے جہنا -
۲۱۰	سیت و گندہ - باد کچ رس -	۲۴۵	چوٹ پیٹ - ہڈی لڑنا یا پیٹنا یا چوڑ کر کھانا
۲۱۱	اونٹ کران باد - کلمہ باد -	۲۴۶	زخم
۲۱۲	اندھی - کمر لکھنا -	۲۴۷	ڈھیل - پھوس پڑا -
۲۱۳	پڈا -	۲۴۸	زخم بین کیڑے پڑنا -
۲۱۴	بھر پڑی - زانوا -	۲۵۰	ناسور - گہوڑو کو مختلف اعضا کے فٹ
۲۱۹	موتھڑا -		
۲۲۲	سیر پڑی و بیل پڑی -		
۲۲۵	گج جرم - چوگیرہ -		
۲۲۶	پنڈورے -		
۲۲۸	دامنی -		
۲۲۹	چکاول -		
فہرست مضامین سالو ترجمہ سوم			
۱	ویاچہ		
۲	گہوڑو کی فصد کا بیان -		
۶	اُن رگوں کی بیان جنکی فصد گہوڑو کے		

صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۸	۷	۷
۱۹	۸	۸
۱۰	۹	۹
۱۱	۱۰	۱۰
۱۲	۱۱	۱۱
۱۳	۱۲	۱۲
۱۴	۱۳	۱۳
۱۵	۱۴	۱۴
۱۶	۱۵	۱۵
۱۷	۱۶	۱۶
۱۸	۱۷	۱۷
۱۹	۱۸	۱۸
۲۰	۱۹	۱۹
۲۱	۲۰	۲۰
۲۲	۲۱	۲۱
۲۳	۲۲	۲۲
۲۴	۲۳	۲۳
۲۵	۲۴	۲۴
۲۶	۲۵	۲۵
۲۷	۲۶	۲۶
۲۸	۲۷	۲۷
۲۹	۲۸	۲۸
۳۰	۲۹	۲۹
۳۱	۳۰	۳۰
۳۲	۳۱	۳۱
۳۳	۳۲	۳۲
۳۴	۳۳	۳۳
۳۵	۳۴	۳۴
۳۶	۳۵	۳۵
۳۷	۳۶	۳۶
۳۸	۳۷	۳۷
۳۹	۳۸	۳۸
۴۰	۳۹	۳۹
۴۱	۴۰	۴۰
۴۲	۴۱	۴۱
۴۳	۴۲	۴۲
۴۴	۴۳	۴۳
۴۵	۴۴	۴۴
۴۶	۴۵	۴۵
۴۷	۴۶	۴۶
۴۸	۴۷	۴۷
۴۹	۴۸	۴۸
۵۰	۴۹	۴۹
۵۱	۵۰	۵۰
۵۲	۵۱	۵۱
۵۳	۵۲	۵۲
۵۴	۵۳	۵۳
۵۵	۵۴	۵۴
۵۶	۵۵	۵۵
۵۷	۵۶	۵۶
۵۸	۵۷	۵۷
۵۹	۵۸	۵۸
۶۰	۵۹	۵۹
۶۱	۶۰	۶۰
۶۲	۶۱	۶۱
۶۳	۶۲	۶۲
۶۴	۶۳	۶۳
۶۵	۶۴	۶۴
۶۶	۶۵	۶۵
۶۷	۶۶	۶۶
۶۸	۶۷	۶۷
۶۹	۶۸	۶۸
۷۰	۶۹	۶۹
۷۱	۷۰	۷۰
۷۲	۷۱	۷۱
۷۳	۷۲	۷۲
۷۴	۷۳	۷۳
۷۵	۷۴	۷۴
۷۶	۷۵	۷۵
۷۷	۷۶	۷۶
۷۸	۷۷	۷۷
۷۹	۷۸	۷۸
۸۰	۷۹	۷۹
۸۱	۸۰	۸۰
۸۲	۸۱	۸۱
۸۳	۸۲	۸۲
۸۴	۸۳	۸۳
۸۵	۸۴	۸۴
۸۶	۸۵	۸۵
۸۷	۸۶	۸۶
۸۸	۸۷	۸۷
۸۹	۸۸	۸۸
۹۰	۸۹	۸۹
۹۱	۹۰	۹۰
۹۲	۹۱	۹۱
۹۳	۹۲	۹۲
۹۴	۹۳	۹۳
۹۵	۹۴	۹۴
۹۶	۹۵	۹۵
۹۷	۹۶	۹۶
۹۸	۹۷	۹۷
۹۹	۹۸	۹۸
۱۰۰	۹۹	۹۹

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵	نسر کرانہ معذہ کبر عیب دور کرنے کی تہذیب	۴	دوا کہ فرس کے سبب طبع کے زخم کو مضمحل ہے
۱۶	دوا ابو ہریرے کی وقت گہوڑا کھانے کا ہے	۵	دوا کہ گہوڑی کے پیٹ کے کبڑے کو ماری ہو
۱۷	دوا حکم پر پھر کے	۶	انسپ مار گزیدہ کا مجرب علاج
۱۸	ہو نرین فرس کو دور کرنے کی تدبیر	۷	سنگ کے قدم کا مجرب علاج
۱۹	باد فیسر یعنی پانہ فی زردہ کا مجرب علاج	۸	گہوڑی کی خوبصورتی کا بیان
۲۰	دوا جس کو گہوڑا کیو بیرون کر گویا		
۲۱	خریدا کر دھوکا دینے میں نفع و فہم		
۲۲	نور ایشاب کو ہونے کا علاج		
۲۳	معالجہ قلع		
۲۴	ناراضہ کو کھینچ		
۲۵	سہم بخیر اور برساتی کے مجرب نسخے		
۲۶	کوڑا دینے کی ترکیب		
۲۷	پوہے ہوئے گہوڑی کا مجرب علاج		
۲۸	مار زبان و سنگ زبان کا عیب دور کرنے کی		
۲۹	راکس عیب کے دور کرنے کی ترکیب		
۳۰	معالجہ کراسپ کہ غم کو زیادہ خبر کرنا ہے		
۳۱	شہبک فرس کی پہچان		
۳۲	نفسہ سرمدہ سیر گہوڑی کی پہلی دور کرنا میں تہذیب		
۳۳	لشہ زفر ہیز اور گزیدہ کے مارچین خوبصورتی		
۳۴	سب آہو شک کو جوہلی مار کر ہٹانے کی ترکیب		
۳۵	نسخہ کہ انسپ کو جالا اور پہلی دور کرنا میں		
۳۶	نسخہ فطیر بن		
۳۷	ناراضہ کی دوا دن کی بادشاہ دوا		
۳۸	گہوڑی کے پیر کی چوٹ کی عصب دوا		
۳۹	پٹھ کے زخم کا تے منی مرہم		
۴۰			

فہرست مضامین تشریح فرس

۱۔ گہوڑی میں کیا کیا اوصاف ہیں اور اس کی
 ۲۔ انسانی کیا کیا کام نکلتے ہیں ۳۔ گہوڑے کو
 بعض مالک میں کیونکر رام کرتے ہیں ۴۔
 ۵۔ سو کہ گہوڑا ناچا ہے اور ابدہ میں کیا کیا
 ۶۔ ضابطین لازم ہیں ۷۔ سواری کے
 ۸۔ لینا چاہیے اور اس وقت میں کن قواعد کا
 ۹۔ ملحوظ رکھنا ضروری ہے ۱۰۔ قدم جلانی کی
 ۱۱۔ تدبیر ۱۲۔ گہوڑے کی چال میں پانچ چیزیں
 اور چار سکون ہوتے ہیں ۱۳۔ قدم
 ۱۴۔ وکی ۱۵۔ پوتیان ۱۶۔ برعدہ کی شناخت
 ۱۷۔ عصب عصب گہوڑوں کی علامات
 ۱۸۔ گہوڑے کی شوخی اور شرارت پر آمادہ
 ۱۹۔ ہونے کی پہچان اور اس کے دفع کی
 ۲۰۔ تدبیر ۲۱۔ گہوڑوں کی طاقت اور قوت کی
 ۲۲۔ شناخت ۲۳۔ سواری اور جوت کے
 ۲۴۔ گہوڑوں کا بیان ۲۵۔ مالک گرم سیر اور
 ۲۶۔ سرد سیر کے گہوڑوں کے فرق کا بیان

۱۳ گہڑے کی عمر کی نعین کے شکر طریقیہ۔ ۳۱ گہڑوں کی نسل کا کہاں سے
 ایجاد ہے ۱۵ جنگلی گہڑے کہاں کہاں ملتے ہیں ۱۶ آثار۔ چین۔ یک۔ ان
 کہ عرب کے جنگلی گہڑوں کا بیان۔ ۱۷ عرب کے گہڑوں کے کمالی دلچسپ مال
 ۱۸ گہڑے اجنبی اندر دے بیان ذہبی۔ ۱۹ اول گہڑا پیداموالہ گہڑی لائن
 انسان ۲۰ اصلی مولہ گہڑے کا عرب ہے ۲۱ عربی گہڑوں کی مشہخت ۲۲
 بربر گیلیا۔ سیکال۔ مصر۔ پنجی ٹینیا۔ ہسپانیہ۔ انڈیلوشیا۔ اطالیہ۔ ڈنمارک
 جرمنی۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ کیرٹ۔ مراکو۔ روم۔ فارس۔ اطالیہ۔ ہندوستان
 چین۔ کوریا۔ ترکستان۔ سرکیشیا۔ منگولیا۔ آفریقا۔ سارڈینیا۔ اسپین
 تھوہما۔ سسلی۔ کیپٹوشیا۔ سیریا۔ آرمینیا۔ سیڈیا۔ سارڈینیا۔ اسپین
 یارٹشیا۔ فرینسل۔ وینیا۔ اسکندریہ۔ سوڈان۔ سیریا۔ گریٹ برٹن وغیرہ
 مالک کے گہڑوں کی دلچسپ تفصیل۔ گہڑوں میں حسب بیان کبیرس صاحب
 کو لکھتے ہیں تین تین اوصاف ہونا یا نہیں۔ گہڑا کس صورت میں غنیاک ہو جائے
 گہڑے کبھی کبھی عمر نسل کیت امراض علاج کا بیان۔ چند کارآمد باتیں منقول از
 کتاب سازنگ دہر

اشعار

ابن کتاب کا حق تالیف بہمہ وجوہ محفوظ ہو کوئی صاحب کسی زبان
 ترجمہ کرنی اور تحیا کا بغیر اجازت رقم قصہ فرماوین اور کتابت و مخطوطہ
 نہوا و خریدین کیونکہ وہ مال مشرق ہوگا

ابوہدایہ شاد دہلی



ویساجہ

فارسانِ فرسِ فراست۔ و شہسوارانِ نفرة دولت پر پوشیدہ نہیں ہر کہ بقول ہمنش
 گھوڑا آدمی سے پہلے پیدا ہوا۔ حضرت راکب کا مرکب سے پہچنے ظہور ہوا۔ اس تعلیم
 میں نکتہ قدرتی یہ ہر کہ آدمی بھی تربیت اسب کو سب کا سو نہر مقدم سمجھے۔ اور اسکی
 سواری میں نعمت الہی کا مقرب ہو کر اوج عرفان پر عروج کرے۔ دوسرا نکتہ یہ ہر
 کہ انسان اشرف المخلوقات اور گھوڑا اشرف المخلوقات ہے۔ وہ راکب یہ مرکب
 سواری کو اتحاد میں دومی سے توحید کا اثبات کیا خوب ہے۔ خیر یہ تو حقانی نکتے
 معرفت کے چٹکے ہیں۔ صورت کی حقیقت اور ظاہر کی شان و شوکت اور ہر
 اتفاق ہر کہ گھوڑی کی شکل و ثمال خیر و برکت کی تصویر۔ شان و شوکت قدرت
 رب قدیر ہے۔ دولت و ثروت گھوڑی کی نقاشیہ بردار۔ اور کیا خود اقبال و اقبال
 پر گھوڑا سواری ہے۔ ہر آدمی کو گھوڑی سے وہ نسبت ہے جو چرند کو پر۔ دعا کو اثر۔ مسد کو

زبان۔ زبان کو بیان۔ آنگاہ کو نور۔ نور کو طور سو۔ شایان کا مکار اور سلاطین نامہ اپنے
 گہر و نکی امداد سو کیا کیا مرے ملے کو۔ اہل عرب عربیوں کی پشتی سو کہاں سو کہاں تک پہنچے
 پس ایسی مفید چیز کی اصل نسل و سند جس کی بچان عارضہ اور علاج کی تشخیص و تجویز پر
 توجہ و نظر مانا کس درجہ انصاف سے دور ہو۔ گواہین ہندوستانی امر اور دسام
 و دایان ملک پر اس نئے اتفاقی کا کوئی الزام نہیں قائم ہو سکتا۔ کیونکہ ہندوستانی
 سلوتری صاحبوں نے علم سلوتر کے چھاپنے میں حد سے بڑھ کے اہتمام کیا اور
 اسکے اسرار کو زبان قلم پر لانا تو کیا معنی دل سے زبان تک لانا بھی گوارا کیا اگر کوئی
 اسکے بندہ اختر العباد اچھو و شیا پر شاوہید ماسٹر مارل اسکول بریلی اور مسند کتب
 حکایات و لذیزہ گلزار حکمت۔ مشادۃ المخلوق۔ تشریح الفرس۔ لغت پنج زبان۔
 طبیعات نادہ وغیرہ نے ایک کتاب لاجواب تشریح الفرس نام شرح حالات اسپین
 کتب انگریزی۔ فارسی۔ سنسکرت و تالیف کر کے گورنمنٹ مالک مغربی و شمالی کے حضور
 میں پیش کی جس کے صلہ میں عطاء دو سو روپیہ انعام سے بڑھ مولف کی عزت افزائی
 فرمائی گئی۔ لہٰذا نیکم ارسلو فطرت۔ بقراط رقت۔ سرور المباح زبان حکیم محمد عبد اللہ
 خٹک الرشید حکیم غلام قادر خان قناریس گورامتی ضلع بلوچ بہ ایمان و احسان و ابائی تجربہ
 اور آزمودہ فنون اور سلوتر کو اعجاز قاعدون کو جو بطور اسرار پتہ ہا پتہ سو سینہ بستہ
 آؤ تھو بظرف فائز عالم ضبط تحریر میں لائے راقم نے کتاب تشریح الفرس مولفہ اپنی اسپین
 بطور کلیات اسرار سلوتر ایک کتاب پانوں کی صورت کے حکیم کی برسی خوش اسلوبی سے
 طبع کی۔ بفضل یہ کتاب حالات اسپ کی ساری صورتوں کا آئینہ نگینی۔ گہر و نکی بال
 بال رگ رگ نیچو و چھو جوڑ جوڑ۔ ہڈی ہڈی۔ چال ڈال۔ اصل نسل ہر عارضہ اور علاج
 اور رنگ صورت کی اس میں ایسی تشریح اور توضیح ہو جیسی آئینہ صاف میں
 تصویر شفاف کی جلوہ گری وافی ایسی نادر اور جامع کتاب علم سلوتر میں آج تک نہ ملے

کتاب تشریح الفرس مولفہ اپنی اسپین بطور کلیات اسرار سلوتر ایک کتاب پانوں کی صورت کے حکیم کی برسی خوش اسلوبی سے طبع کی۔ بفضل یہ کتاب حالات اسپ کی ساری صورتوں کا آئینہ نگینی۔ گہر و نکی بال بال رگ رگ نیچو و چھو جوڑ جوڑ۔ ہڈی ہڈی۔ چال ڈال۔ اصل نسل ہر عارضہ اور علاج اور رنگ صورت کی اس میں ایسی تشریح اور توضیح ہو جیسی آئینہ صاف میں تصویر شفاف کی جلوہ گری وافی ایسی نادر اور جامع کتاب علم سلوتر میں آج تک نہ ملے

شرح الفرس

مختصر

انسان کے سب فنون مادہ سے گہوڑے کا مطیع کرنا ایک نہایت عمدہ فن
 ہے اور اس پر طرح طرح کے فوائد اور نتائج ترتب ہوتے ہیں کیونکہ یہ دلیر
 جانور لڑائی میں اپنی سوار کا مدد و معاون ہوتا ہے۔ اعلیٰ اعلیٰ فتوحات کرنے
 میں بدل و جان اس کا شریک رہتا ہے۔ مثل اپنے سوار کی جرأت اور بہت کا
 چمک اپنی کمزوریت پر باندھے رکھتا ہے جہاں خطرہ ہو وہاں مثل سب سکندر
 جہاتا ہے۔ ہتیار و نکل آواز کیساتھ سائین سائین کرنے لگتا ہے حملہ آدمی
 اور اظہار طاقت کے وقت باگ صبر و شکیبائی کی چوڑ دیتا ہے جوش میں
 آجاتا ہے۔ منہ میں جھاگ بھر لاتا ہے۔ میدان و شکار اور نیزہ بازی اور
 تیر اندازی میں رہنے سے بہت خطا اٹھاتا ہے کیسے حکم کا طبیعت پر میل
 نہیں لاتا ہے۔ اگرچہ تیری اور تندی میں بہت تن آتش مثال ہے اور جرات
 و دلیری میں اس کو کمال ہے۔ پر سیکہ پن اور فرمانبرداری میں لا جواب
 اپنے جوش طبیعت کو خوب روکتا ہے۔ جیسی خواہش سوار ہو وہی ہے
 کرتا ہے۔ اس کے اعلا حکم سے قدم ہرگز باہر نہیں رکھتا ہے جو شخص اس کو

وانہ کہ اس کو پاتا ہو اس کے کاسطیع و فرمانبرداری نہیں رہتا بلکہ اپنے مالک کو بھی خوب پہچانتا ہے۔ سواری کی وقت جیسا درہ چلاوے ویسا ہی چلتا ہو۔ گام اشارہ بخوبی ملحوظ رکھتا ہے۔ قدم قدم پر موافق مرضی سوار کے قدم بدلتا ہو۔ نلنے ایک قدم پر قدم دوسرے پر ڈوگا اور تیسرے پر سہ گام قدم چلتا ہو یہ جانور اپنے تن سن کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا۔ صرف آدمی کو فائدہ پہنچانا پورا فرض سمجھتا ہو۔ آدمی جیسے سوار کے دل کی بات کو پہلے ہی سے جان لیتا ہو اور پھر حسب خواہش جھپٹتی اور چالاکی و صبر و تسلی ختام دیتا ہو۔ جیسا کہ اس سے ہو سکتا ہے اسے سمجھنی عیان کرتا ہے۔

و انسج ہو کہ ان جانوروں کے اوصاف ذاتی تربیت انسانی سے نہایت ترقی پاتے ہیں۔ اور جب کہ بچپن ہی سے تعلیم کجانی ہے۔ تب سواری کچھ اور ہی کیفیت دکھلاتی ہے۔ ابتدا و تعلیم سے بچھیر آزاد می سے آزاد ہو جاتا ہے اور پابندی کا پابند ہوتا ہو۔ بسبب خدمت گزاری اور جانفشانی اور عرق ریزی اور دل سواری کے جو یہ جانور بنی آدم کیساتھ کرتے ہیں انکی تمام چار دانگ دنیا میں تند و متزلزل کجانی ہے۔ زمانہ سلف سے یہ جانور خدمت انسانی میں رہتے ہیں۔ چنانچہ فی الحال ہم شکل سے کسی کو حالت اصل میں پاتے ہیں۔ نشان اطاعت و فرمانبرداری ہمیشہ کے بدن سے عیان ہوتے ہیں۔ کیا منہ جب ہم کبھی کسی کو گھمیتوں اور چکر میں میں مثل شتر نے تبار چگتے پھرتے دیکھتے ہیں تو پٹھوں پر زخم کے نشان ملتے ہیں پٹھیں پر کھال چھلی ہوئی اور پیٹ پر کانٹوں کی اڑی کے نشان منہ میں بجام کی رگڑ۔ اہم ہر کیلون کے سوراخ۔ کچھ صرف غریبوں ہی کے گھوڑوں کا یہ حال نہیں بلکہ جو امیر و نیکو اعیان کی زینت ہوتے ہیں

لڑنا تو کیا معنی سواری میں بھی بہت کم چلتے ہیں۔ جنہر طلامی پور ششہین
پڑی رہتی ہیں ایال میں زرمار کے تار گندے رہتے ہیں دودھ پھی کھاتے
ہیں وہ بھی انسان کا سیلحہ و فرمانبردار ہونا بخوبی ظاہر کرتے ہیں۔

جائنا چاہتے ہیں کہ ہر چیز میں حلقی خوبی نہایت بہتر معلوم ہوتی ہے نسبت
زینت مصنوعی کے اور جانوروں میں غامس کر کیونکہ انکی رفتار کی آزادی بخوبی
خلقی کو آراہش دیتی ہے۔ ذرا اسپیش امریکہ کے گہوڑوں کی طرف غور کیجئے
جو جنگلون میں رہتے ہیں کیسے دلچسپ اس حالت میں معلوم ہوتے ہیں
انکی رفتار کو دیکھنا دھڑکٹ سٹھانیت بخوف اور ازادانہ ہوتی ہے۔ وہی وہی
خود مختاری پر نازان رہتے ہیں۔ آدمی کی صورت سے نفرت کرتے ہیں
لکھ میں ہوا ہو جاتے ہیں۔ دسے خود اپنی غذا تلاش کر لیتے ہیں جہاں
حصہ ہری بھری چراگاہ دیکھتے ہیں چراگاہ لیتے ہیں۔ بڑی بڑی مرغزاروں میں
بے قید کلیں کرتے ہیں۔ کوئی خاص مقام مثل پلاؤ گہوڑوں کے سکونت
کا نہیں رکھتے ہیں اور نہ مثل انکے لیدیشاب کی بوسونگہا کرتے ہیں
بلکہ صحرا کی تازہ ہوا کھاتے ہیں چربی مینا کار انکے مکان سکونت کی حجت
اور فرس گیارہ انکے مکان وسعت نشان کا نشان ہوتا ہے۔ پلاؤ گہوڑوں
سے نہایت قوی و مندست و چالاک ہوتے ہیں اور بڑا فرق انہیں اور پلاؤ
گہوڑوں میں یہ ہے کہ یہ جو ہر خلقی رکھتے ہیں۔ یعنی توانائی اور عالی نسبی
اور بے صنعت انسانی۔ یعنی تکلف اور قصع۔

یہ جانور اصلاً وطن خوار نہیں ہوتے۔ الا عالی نہت خچل اور
چالاک نہایت ہوتے ہیں اور گو صندماجوانات سے زور آور قوی
ہیکل ہوتے ہیں تاہم کسی کو پال نہیں کرتے ہیں بلکہ خب کبھی کوئی اور

بالور ان پر مکر کتابے تو خواہ تو دسے جان لیکر بھاگ جاتے ہیں بالاقول
سے چمکوری اسکو ہلاک کر دالتے ہیں۔ یہ بالور جو اٹکے رہنے میں
رہتے ہیں باعث اسکا خوف و خطر نہیں بلکہ آداب محاورت اور محبت
اسکا سبب ہے چونکہ صانع حقیقی نے مائدہ نباتات حیوانات کے لئے
کثرت سے بھجایا ہے اس لئے وہ آپس میں جھگڑا کھانے کے لئے نہیں
کرتے اور نہ ایک دوسرے کا حصہ ایک بھاگتے ہیں چونکہ گوشت انکی قدر
نہیں اس لئے بالور و لکنا شکار نہیں کرتے ہمیشہ صلح اور اشتی سے بسر
اوقات کرتے ہیں۔

جو کہ فی زمانہ بڑا ظلم یورپ میں قریب قریب سب ملک بخوبی آتا ہے
اس لئے بنگالوں میں گھوڑے اب وہاں دیکھنے میں نہیں آتے اور جسکو
ملک امریکہ میں فی زمانہ دیکھتے ہیں وہ اصل میں یورپ کے ہلا و گھوڑوں
کی نسل ہے۔ جو کہ اس ملک کے میدانوں و سین میں پھیل گئی ہے۔
میکسیکو اور پیرو کے قدیم باشندے گھوڑوں اور سواروں کو
دیکھ کر ایسے متعجب اور خوف زدہ ہوتے تھے کہ اہل اسپانیہ کو یہ خبر
معلوم ہو کہ اس بالور سے یہاں کے لوگ محض ناواقف ہیں۔ لہذا اہل اسپانیہ
وہاں بہت سے گھوڑے لگائے۔ کچھ سواری اور بار برداری کے لئے
اور کچھ زیادتی اور ترقی نسل کی واسطے۔ ایک سیاح نے مشہور ہے کہ
امریکا میں نے آف سنڈ لوسی کے قریب گھوڑوں کے گروہ دیکھے پھرتے
دیکھے۔ اور وہ ایسے سرکش اور تند مزاج تھے کہ کوئی شخص خوف سے
انکے پاس نہیں جاسکتا تھا ملک مورخ بیان کرتا ہے کہ جزیرہ سنڈ ویسٹ
میں پانچ پانچ گھوڑے لکھے دیکھنے میں آئے ہیں جو سب اکٹے بھگتے

لے یہ دلالت ہے کہ زمین و آسمان کی کوئی چیز نہیں ہے جو اس کو دیکھ کر

پھر نے بین اور جہان آدمی کو دیکھتے ہیں وہیں سب گھڑتے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک انہیں کا آگے کو آتا ہے اور نہہنا کر بھاگتا ہے وہیں سب اُسکے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں۔ دانتکے بارش شد اس جانور کو اس طرح بکڑتے ہیں کہ رستی کا پھندا بنا کر اس جگہ پر جہان دے اکثر آتے جاتے ہیں لگا دیتے ہیں اگر وہ پھندا اگر دن میں پڑ جاتا ہے تو گھوڑے کو دم گھٹنے لگتا ہے۔ اس صورت میں پھندا لگانے والا جلدی سے آکر اسکا پیر باندھ کر رستی کو درخت سے باندھ دیتا ہے اور وہاں دو دن تک بدون دانہ پانی کے رکھتا ہے۔ اس ابتدائی تدبیر سے وہ سمجھتا ہے ہی آیام میں ایسا سیدنا ہو جاتا ہے کہ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ اس نے کبھی خیال کی ہوا کہا تھی یا نہیں۔ اور پھر جب کبھی اتفاق سے چوٹے جاتا ہے تو جہان مالک کو دیکھتا ہے وہیں فوراً پہچان کر بدون کان ہلانے اُسکے ساتھ چلا آتا ہے۔

واضح ہو کہ ان جانوروں کے انواع و اطور بھی انکی تربیت ہی پر منحصر ہیں۔ مدت مدید سے دستور چلا آتا ہے کہ بچے کو مان سے سمجھتا ہے ہی عرصہ میں توڑ دالتے ہیں۔ گھوڑی کا دودھ صرف پانچ چھ مہینے ہلانے میں کیونکہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ جو بچہ دن گیارہ مہینے گھوڑی کا دودھ پیتا ہے وہ بہ نسبت اُسکے کہ جو جلد توڑتے جاتے ہیں عمر اور قیمتی نہیں ہوتا گو موٹا تازہ ہو جاتا ہے پانچ چھ مہینے دودھ پلا کر اسو اسطے علحیح کر لیتے ہیں کہ پھر دودھ سے زیادہ ترقوی غذا پر اوقات بسر کرتے ہیں۔ دن میں دو دفعہ دانہ یا ملیح دیتے ہیں اور کچھ سوکھی گھاس کہلاتے ہیں اور حسب قدر دے برکت

ہوتے جاتے ہیں۔ اس قدر مقدار غذا کو بڑھاتے جاتے ہیں۔ جب تک بچہ کومان کے دودھ کی خواہش رہتی ہے تب تک قوا صلیب میں بائیں ہیں لیکن جب یہ خواہش دور ہو جاتی ہے تب موسم دلچپ میں چراگاہ کو لیجاتے ہیں۔ اور اس بات کی برقی احتیاط رکھتے ہیں کہ وہ چکنے کو بہو کا نہ چلا جاوے جسے چکنے کو جانے سے ایک گھنٹہ پیشتر کچھ کہلا دیتے ہیں اور پانی پلا دیتے ہیں۔ اور مینہ اور بارش کی سختی سے بخوبی حفاظت کرتے ہیں اس طرح پر اول سال کا بارہ گزارتے ہیں جب مٹی کا مینہ آتا ہو تو صرف مرغزار میں چگاتے ہی نہیں بلکہ تمام گرمیوں بہر اکثر برکے آخر تک اسکو وہیں رکھتے ہیں لیکن اسوقت میں اتنا خیال ضرور ہے کہ دوب وغیرہ کا اس قدر عادی نہ ہو جائے کہ سوکھی گھاس سے نفرت کرنے لگے کیونکہ آئینہ سر میں صرف سوکھی گھاس اور دانہ پر گزارا کرنا ہوگا۔ موسم سرد میں دن کو چگاتے ہیں اور گرمیوں میں رات کو بھی۔ یہاں تک کہ وہ چار برس کا ہو جاتا ہے تب اسکو چراگاہ سے لے آتے ہیں اور سوکھی گھاس کہلاتے ہیں ان ایام تبدیل غذا میں ہوشیاری ضرور ہے۔ اول ایک ہفتہ تک اسکو بھر بھر لپے کے اور کچھ ندینا چاہیے اور لازم ہے کہ ادویہ رافع کرم کہلاتے ہیں کیونکہ سبب گھاس چکنے سے بد ہضمی ہو کر پیٹ میں کرم پڑ جاتے ہیں۔ جب کہ بچہ کومان سے جدا کرتے ہیں تو اسوقت بہت احتیاطیں ضرور ہیں۔

اول یہ کہ اسطیل پر مقام مناسب پر ہو جسے بہت گرم اور خشک جگہ نہ ہو کیونکہ کسی جگہ ہوا نہایت گزند پہنچاتی ہے۔
دویم یہ کہ تھان کو وقتاً فوقتاً صاف کرے ہیں اور نیچے کی گھاس کو

روز بروز بدلتے رہیں :

سوم بدن کو پولہ وغیرہ کی کوئچی سے روز صاف کرتے رہیں :
 چارم ڈھامی تین برس کی عمر تک اسیر کھریا نہیں چاہیے کیونکہ اس
 سن تک اسکا پوست نہایت ملائم اور نازک ہوتا ہے۔ کھربے سے
 نہایت تکلیف پہنچتی ہے اور بچائے فریبی کے لاغری پیدا ہوتی ہے
 یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دانہ گھاس کی جگہ بہت اونچی ہنو کہ اسکو
 کھانے وقت منہ بہت اٹھانا پڑے کیونکہ اس سے منہ اٹھانے کی
 عادت ہو جاتی ہے اور پھر چلنے میں نہایت بد صورت اور بچہ معلوم
 ہوتا ہے۔ جب بچہ تین یا ساڑھے تین برس کا ہو تب دو تین گھنٹہ کے
 واسطے منہ میں لگام دینا اور پیٹھ پر کاٹھی رکھنا مناسب ہو تاکہ تدریج
 اسکا خوگر ہو جائے اور پیر چلتے وقت کبھی کبھی کوڑا ماننا مصلحت سے بعید
 نہیں ابتدا میں لگام خاردار نہ دینا چاہیے چڑے کا ڈوال کافی ہے
 اور سہوار زمین پر کاٹھی رکھ کر نل و لکی چلانا بہتر ہے۔ جبکہ گھوڑا کاٹھی
 سہارنے اور لگام کا اشارہ بخوبی سمجھنے لگے تو لازم ہو کہ اسکی پشت پر
 ہر روز ایک دو دفعہ چڑھتے اترتے رہیں تاکہ سواری دینے کی اس میں
 قابلیت پیدا ہو مگر چار برس تک اسکو سواری چلانا مناسب نہیں کیونکہ
 اس اشارہ میں اسکو آدمی کے بوجہ کا تحمل نہیں ہوتا اور جبکہ چار برس کا
 ہو جاوے تو ہر روز اسپر سوار ہو کر زمین اور قدم یاد لگی اسے چلاوین
 اور اگر کبھی میں جوتا منظور ہو تو پھلے اسکو اسباب کبھی کے سہارنے
 کا خوگر کرین پھر ایسے گھوڑے کیساتھ جو کبھی میں بخوبی چل نکلا ہو جو زمین
 اسکے منہ میں دمانہ لگاوین اور لگام کو ماتھہ میں تھام کر چلایا کریں :

اور پھر چابک سوار کو چاہیے کہ اسکا منہ سائیس سے کچڑا کر بہر شکاری
 پیچھے کو لوٹائے اور سائیس کو لازم ہے کہ اگر بوقت لوٹانے کے کسی قسم
 کی شرارت کرے تو ایک دو گھوڑے لمبی مار دیا کرے۔ یہ سب امور تبدیل
 غذا سے پیشتر کرنا مناسب ہیں۔ کیونکہ جب اسکو دانہ ملنے لگا تب وہ زبردست
 ہر باد لگا اور بدقت تمام تربیت پذیر ہوگا لگام اور کاٹنا اس جانور کے
 ادب آموز ہوتے ہیں۔

اگرچہ منہ کی ساخت اور پرداخت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف کہانے
 پینے کے لئے اسکو قادر مطلق نے بنایا ہے۔ مگر منہ کی نزاکت میں یہ حکمت
 رکھی ہے کہ جو کام آدمی سے بذریعہ آنکھ کان کے لیا جاسکتا ہے وہ اس کے
 منہ سے لے سکتے ہیں کیونکہ یہ لگام کے اشارے کو بخوبی سمجھ جاتا ہے جو کچھ کہ
 اس سے ہلکو کام لینا منظور ہوتا ہے وہ ہم اشارۃ لگام سے لے کے ذہن نشین
 کر دیتے ہیں اور چونکہ اسکا منہ بہت ملائم اور نازک ہوتا ہے اس لئے یہ امر
 ہمیشہ قابلِ لحاظ ہے۔ ورنہ نئے امتیالی میں لگام کے صدمہ سے اگر چر گیا اور
 بتدیج اسکا تحمل کر گیا تو پھر لگام کا اشارہ کافی نہ ہوگا اور اس صورت میں
 بڑا نقصان متصور ہے اسوائے کہ ہم اپنا کام اسکی آنکھ کان سے نہیں
 لے سکتے :

سب جانتے ہیں کہ جانوروں سے جو کام بذریعہ آنکی قوت لاسہ کے لیا
 جاسکتا ہے وہ قوتِ سامعہ اور بصرہ سے لینا ممکن نہیں۔ خصوصاً گھوڑے
 میں یہ بات زیادہ تر ہے اس لئے کہ سوار کی آنکھ گھوڑے کی آنکھ کے
 مقابل نہیں ہوتی جو وہ اسکا مطلب سمجھے اور کان تک اگرچہ آواز پہنچ
 سکتی ہے مگر حیران اور گھام کے اشارہ سے کام نکل سکتا ہے کان سے

نہیں نکل سکتا کانٹے کی ضرورت بہت کم ہوتی ہے صرف اسکا استعمال اس
 صورت پر چاہیے کہ دفعتاً بیگانہ منظور ہو اور اس میں کثرت سمیہ خرابی واقع ہو کر
 ہو کہ سوار نے یہاں کانٹے کی ایڑ دی اور وہیں گھام کو رد کیا تو گھوڑا
 اس سے بہانے کا اشارہ سمجھتا ہے اور اس سے ٹھہرنے کا اور اس تردد
 اچھلنے پہانڈنے لگتا ہے۔ یہ امر بھی ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ گھام کے اسکا
 سے گھوڑے کو گردن اٹھانا اور طرز مناسب پر چلنا سکھاتے ہیں یہاں تک کہ
 ٹھوڑے ہی اشارہ میں مرضی کے موافق قدم چلنے لگتا ہے تو کئی گھوڑے
 کی اصلی چال ہے اور قدم سوار کو نہایت خوش معلوم ہوتا ہے اس واسطے
 چابک سوار انہیں دونوں رفتاروں کے سکھانے میں کوشش کرتے ہیں اگرچہ
 قدم گھوڑے کی سب چالوں میں سست ہے تاہم نہایت سبک اور خوشنما
 چال ہے اور جو کہ اس چال میں صرف گھوڑے کے ہاتھ پاؤں کو حرکت ہوتی
 ہے اور سارا جسم اپنی جگہ قائم رہتا ہے اسلئے اس میں سوار اور گھوڑی دونوں کو
 آرام ملتا ہے اور اصلی قدم گھوڑے کا جو مشہور گام ہے اندازہ اسکی چال کا
 یہ ہے کہ ہر قدم اتنے فاصلہ پر پڑتا ہے کہ جس قدر گھوڑے کے ہاتھ پاؤں میں
 فرق ہوتا ہے اگلے موافق عالم قاصد چال کے اول دفعہ ایک ہاتھ اور اس کے
 مخالف طرف کا پاؤں آگے کو بڑھتا ہے اور بعد اسکے دوسرا ہاتھ مقابل جگہ
 اول ہاتھ کے اور دوسرا پاؤں ٹھیک بمقام اپنے مقابل کے ہاتھ کے آجاتا
 ہے غلے ہذا القیاس جہاں تک گھوڑا ملایا جاوے۔ اور یہ قدم اصلی ہے سکھانے
 بھی ملتا ہے لیکن فرق اتنا ہے کہ کوئل گھوڑا اس طبعی چال کو اچھی طرح چلے
 کر سکتا ہے مگر حالت سواری میں سوار کے بوجہ سے بغیر باک گام نہ کھنسنے
 اسکا پاؤں زمین سے رگڑ جاتا ہے اور اکثر ٹپک کر کہا جاتا ہے غلام یہ کہ گام قدم

میں بھی باک کا گناٹھا شرطی اور یہی اصلی قدم کراستکی اور آرایش کو طرح طرح کی عود سورنیں اور قسم قسم کی خوشنما سٹیلین پیدا کرتا ہو اور عام طریقہ اسکی آراستگی کا یہ ہے کہ بذریعہ باک کے اچھی طرح گھوڑے کا سر گناٹھا پا اور اس کے شانوں کو جب قدر ممکن ہوا زاد رکھنا چاہیے اور جب تک اچھی طرح گھوڑا سر نہ گناٹھا جاوے اور خوب اونچا نہ کیا جاوے اور شانے کی حرکت آزاد نہ کیا جاوے تب تک قدم کی زینت نہ ہوگی اور ہر دم گھوڑا اٹھو کر لیگا اور جو تکلیف کے ساتھ پانوں حرکت کو روان اور شانوں کی حرکت کو روکا جاتا ہے تو گھوڑا ابلد محک جاتا ہو بلکہ محض نکما ہو جاتا ہو قدم چلنے وقت ضرور کہ گھوڑا اپنے شانے اور کلائی کو خوب اٹھاوے اور پاؤں خوب سنبھال کے ڈالے اور اٹھاوے۔

اور جو گھوڑا پاؤں دیر تک اٹھاتا رہے اور آہستگی سے اونے زمین پر کھڑے نہ اس حرکت سے گوروہ ناپیش کا کام بخوبی تمام انجام دیکھ گیا لیکن خم و چم جو گھوڑے کی اعلیٰ صفت ہے بالکل اسی میں باقی نرہنگی اور گھوڑا بہت اور مٹھا ہو کر عیب دار خیال کیا جاوے گا۔

قدم میں صرف یہ ہی ضرور نہیں کہ چال تیز اور مشکاب ہو بلکہ یہ بھی لازم ہے کہ حرکت اگلے پچھلے پاؤں کی برابر ہو اور یکساں ہو اور جو شانے شانے وقت گھوڑی کو چتر چولنے رہی تو بیشک سوار کو جو چٹا لگی گا اور نہایت صدمہ ہو چکا اور یہی حال اس صورت میں بھی ہوتا ہے جبکہ گھوڑا پچھلی ٹانگیں پھیل دیتا ہے اور اسبجگہ پاؤں قائم رکھتا ہے جہاں کہ اس نے پہلے ڈالے تھے چوٹی گھوڑی کے گھوڑی میں اکثر یہ عیب ہوتا ہے۔

اور جن گھوڑوں کی ٹانگیں آپس میں لگتی چلیں اور چال ایسی

منحرف ہو کہ خط ایک قدم کی رفتار کا دوسرے قدم کی رفتار کے خط کو ٹانگہ
شکل سیلیبی پیدا کرے ایسا کہ پورانا بت قدم نہیں ہوتا۔

اور جو گھوڑے کھان راس ناپ کے پورے ہوتے ہیں اسکے سوار کو
نجات آرام ملتا ہے سبب اسکا یہ ہے کہ اُن گھوڑوں کا سوار ہاتھ پاؤں کے
مرکز رفتار سے زیادہ فاصلہ پر رہتا ہے اور جھٹکے اور حرکت کے صدمہ سے
محفوظ رہتا ہے۔

واضح ہو کہ عام قاعدہ چوپاؤں کی چال کا یہ ہے کہ ہر قدم میں ایک تہ
اور اسکے مخالف طرف کھپاؤں حرکت کرتا ہے اور جب اس ہاتھ پاؤں کا قدم لپکا
ہو جاتا ہے تو دوسرا ہاتھ اور پاؤں متحرک ہوتا ہے۔

چونکہ چوپاؤں کا جسم ایسے چار نقطوں پر قائم ہوتا ہے جسکے مجموعہ سے ایک
شکل مستطیل پیدا ہوتی ہے پس قواعد علم اصول طبی کے مرکز ثقل ان
چاروں کے جسم کا اوپر نقطہ تقاطع اُن خطوط منحرف کے ثابت ہوا
جو شکل مستطیل کے ایک زاویہ سے دوسرے زاویہ مقابل تک پہنچے جاویں
اور قائم رہنا اس مرکز ثقل کا اس صورت میں ممکن ہے کہ حرکات انگلی ٹھیک وتر
کے خطوں پر ہو یعنی بائیں ہاتھ کے ساتھ دھنا پاؤں اور دھننے ہاتھ کے ساتھ
بایان حرکت کرے۔

اور اسی قاعدہ کی چال میں خود چوپاؤں اور اسکے سوار دونوں کو آرام
ملتا ہے اور ہر خلاف اسکے پاؤں رکھنے میں دونوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

چنانچہ گھوڑے کی اصل چال جس سے قدم اور دھکی اور خیز میں اچھی طرح
اسی قاعدہ کی رعایت پائی جاتی ہے۔

گھوڑے کے ہر قدم میں چار مرکزین اور چار سکون شمار کئے جاتے ہیں۔

سینے سیدنا ساتھ پہلے اٹھتا ہے اور اس کے بائیں پاؤں حرکت کرتا ہے اور
 ہر ایک انہیں اپنی جگہ پر بٹھرتا ہے بعدہ بائیں ہاتھ بڑھتا ہے اور سیدنا پاؤں
 اسکا ساتھ دیتا ہے غرض چاروں ہاتھ اور پاؤں کی جنبش اور قیام میں
 چار حرکتیں اور چار سکون پائے جاتے ہیں۔

اور پہلی حرکت چوٹی ہوتی ہے بہ نسبت درمیانی کے۔
 دُلکی میں صرف دو ہی حرکتیں ہوتی ہیں سینے سیدنا ساتھ اور بائیں پاؤں
 ایک ہی ساتھ اٹھتے ہیں اور ایک ساتھ کھستے ہیں۔

اور پوتیا میں اکثر تین حرکتیں پانچواں ہیں اور جو کہ اس چال میں
 ایک قسم کی بہت پانچواں ہے اس سبب سے نیچے کے جوڑ خود بخود
 حرکت نہیں کرتے بلکہ پھول اور پھلے دھڑکی حرکت کے سبب متحرک
 ہو جاتے ہیں۔ اور سورت اسکی پہلی حرکت کہ سیدنا ساتھ آگے بڑھتا ہے اور
 بائیں ہاتھ زمین پر قائم رہ کر اس کے چٹکے کو روکتا ہے جو سرعت کیساتھ متحرک
 ہاتھ زمین پر کف سے پیدا ہوتا ہے اس طرح بائیں پاؤں اول حرکت کرتا ہے
 اور پہلے ٹھہرتا ہے اور دہنا پاؤں زمین پر جکر جس کے کو سنبھالنا ہے پھر سیدنا
 پیر بائیں ہاتھ کے ساتھ اٹھتا ہے اور کسی کیساتھ ٹھہرتا ہے آخر میں سیدنا
 ہاتھ جو کچھ دیر بعد بائیں ہاتھ کے اٹھتا ہے زمین پر ٹھہرتا ہے اور اس سے
 دوسری حرکت قائم ہوتی ہے اسی طرح خیز میں بھی تین حرکتیں ہوتی ہیں
 اور ان فاصلوں میں پہلی دفعہ جبکہ حرکت جلدی سے کی جاتی ہے
 ایک ہی ساتھ چاروں پاؤں گھوڑے کے بطریق بہت سے اٹھاتے ہیں
 اور شہم کی چاروں ٹھکانوں سوار کو نظر آ جاتی ہیں۔
 اور جبکہ گھوڑے کی راہیں سمجھائی ہیں۔ اور پیٹھ تھابت ہیں تو

نہایت تیزی سے دوڑتا ہو اگلے درجہ کی سرٹ اپسی دھڑ سے مراد ہے۔

اس چال میں جانا اور بن معلوم ہوتی ہیں۔

اول باتیں پیر کے ٹھہرنے کی آواز جو کہ پہلے معلوم ہوتا ہے۔

دوم سید پاؤں کے زمین پر گرنے کی آواز جو دوسری دفعہ معلوم ہوتا ہے

تیسرے اسکے ایک لمحہ بعد باتیں ہاتھ کے زمین پر آنے کی آواز ہوتی ہے

چوتھی سری بار دکھائی دیتا ہے۔

چوتھی سید ہاتھ جو ہے آخر کو ٹھہرتا ہے اور چوتھی مرتبہ میں دکھائی

دیتا ہے۔ سرٹ میں اکثر گھوڑے مثل قدم اور دلکی سے سید ہے پاؤں پر

جاتے ہیں اور اس چال میں سید ہاتھ سے جو بنسبت باتیں کے زیادہ بڑا

ہوتا ہے اکثر خاک اڑاتے جاتے ہیں اور سید ہاتھ پاؤں بھی جو کہ سید ہاتھ

کے بعد بلا توقف اٹھتا ہے بنسبت باتیں پاؤں کے زیادہ بڑا ہوتا ہے

اور ساتھ اسی حرکت ہاتھ پاؤں کے گھوڑا خیر دوڑتا ہے۔

اور اس چال میں باتیں پاؤں زیادہ تھکاوٹ آتی ہے اس سبب سے

کہ اس چال میں سب سے زیادہ سہارا اسی پاؤں پر رہتا ہے اور سب ہاتھ پاؤں

کو آگے بڑھنے میں اسی سے زیادہ مدد ملتی ہے۔

پس عن دستور شہنشاہی کا یہ ہے کہ اس بات کو ذہن نشین کر کے

دستور پر گھوڑے کو سرٹ جانا سکھاوے کہ دونوں پاؤں برابر سہارا رہے اور

اٹل گھوڑا سرٹ زیادہ چسکیگا اور تکان کم مانیکا قدم میں گھوڑے کے پیر

زمین میں گھوڑے اوپے اٹھتے ہیں اور سم قریب قریب زمین سے لگتے چلتے ہیں

دلکی میں بنسبت قدم کے پیر کچھ زیادہ اوپے ہوتے ہیں اور سم

زمین سے نہیں رگڑتے اور خیز میں بنسبت دونوں کے پاؤں بلند ہوتے

ہین اور ستم زمین سے رگڑ کے لپٹتے ہیں۔ قدم کی عمدگی یہ ہے کہ وہ سبکسار اور ادا دینے والا اور جاہو ہو۔ دھکی بھی اپنے قاصد پر پہنچے ہو اور اکھڑی ہوئی تہو حرکت ہاتھ اور پاؤں کی مطابق اور کیساں ہو اور گھوڑا سڑخوئی اٹھا کر رہے اور پیٹھ اور پیٹھے ہو اور رہیں بہتر یہ ہے کہ ہاتھ گھوڑے کا ہسکے پاؤں کی سپرد میں پڑے اس طرح کہ ہاتھ کا نشان پاؤں کے نشان سے کھارے اور جیکے ایک پر پڑ جائے اور اس کے متبل کا ہاتھ دیکھ اپنی جگہ پر قائم رہے تو اس پال میں ایک رکاوٹ پیدا ہو کر پال کو ایسا بیمار کر دیتی کہ سوار کو نہایت صدمہ اور تکلیف پہونچتی۔

ہر چہ دھکی بہ نسبت قدم اور خیز و غیرہ کے سخت پال ہے سوار کو اس میں جیکے تکلیف پہونچتی ہے تاہم اگر اس کے دونوں قاصدون کے کم کرنے میں کوشش کیا جائے تو بہت دقت کم ہو سکتی ہے جو قدم پوتیہ دھکی بہ گھوڑے کی خافی پالین میں لیکن بعض گھوڑوں میں ایک ایسی عیب اور مزید پال ہوتی ہے جو ان تینوں پالوں سے کچھ مناسبت نہیں رکھتی اور عیب اس میں یہ ہے کہ ایک فہ میں گھوڑا ایک ہی طرف کے ہاتھ پاؤں کو حرکت دیتا ہے جسے یہ ہاتھ کے ساتھ سپرد پاؤں اور بائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں اور گویہ پال مثل خیز اور دھکی وغیرہ کے تیز اور دور تک نہیں ہوتی مگر ان میں ہر قدم بہت لمبا پڑتا ہے اور جلد آتا ہے اور ستم زمین سے رگڑنا چلتا ہے۔

اس عیب کی پال میں جو اصولی غلطی فیشل سے سرخ خلاف ہو گھوڑے کے جسم کا مرکز ثقل قائم نہیں رہتا اور عیب یہ ہے کہ گھوڑا اگر زمین سے محروم بنا ہے شاید سبب اس کا اول تو گھوڑوں کی اصلی پال کی جو جوئت و خیز

میں بھی اسی صورت کو قائم کرتا ہے۔ دوسرا سبب اصلی یہ ہے کہ اس کے پاؤں اس چال میں زمین سے لگے رہتے ہیں۔ اس باعث وہ گرنے سے بچا رہتا ہے اہل ہند اس کو اپنے روزمرہ میں یہ غنہ قدم کہتے ہیں۔ ہر خین اس عجیب چال میں گھوڑا بجا کر پڑنے کے جلد تھکاوٹ مان جاتا ہے تاہم ایسی چال عجیب میں قدم اٹھانا بچہ گھوڑے ہی کا کام ہے اس چال میں مثل دلی کے صرف دو حرکتیں ہوتی ہیں۔ فقط اتنا ہی فرق ہے کہ دلی میں مختلف طرف کے ساتھ پاؤں حرکت کرتے ہیں اور اس میں ایک ہی طرف کے۔

اس چال میں سوار کو آرام ملتا ہے کیونکہ اس میں دلی کا سا جھکا نہیں ہے گھوڑا تمام حیوانات میں افضل ہے اور باوجود قوی ہیکل ہونے کے اس کے اعضا میں ایسا تناسب ہے کہ جس کے سبب وہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور اسی فضیلت سے تمام حیوانات میں افضل شمار کیا جاتا ہے۔

عام قاعدہ ہے کہ تمام چوپاؤں کے جڑے بہ نسبت انسان کے بہت لمبے اور کھلے ہوئے ہوتے ہیں چنانچہ بھی ایک شناخت اور امتیاز خاص آدمی اور جانور کے سر میں مقرر ہے اور گو بموجب اس قاعدہ کے گھوڑا جڑا بھی لمبا ہوتا ہے تاہم اس میں گدے کی سی کمزوری اور بزدلی اور پل کی سی کستی نہیں پائی جاتی ہے۔

بر خلاف اس کے اس کے جوڑوں کی موزونیت اور سر کے اعضا کی حدیٰ مناسبت جو سینہ کی خوبصورتی سے اور بھی زیادہ آراستہ ہے کھلی مٹا تیری اور زنج دلی کی ہے۔ حقیقت میں سر اٹھانے چلنا گھوڑا جس سے وہ آدمی کا منہ دیکھتا چلنا ہے صاف دلیل اس بات کی ہے کہ یہ سب جانور کے

سر دیا ہے۔
 دیکھو گھوڑے کی آنکھیں کسی خوشنما اور بڑی بڑی اور کسی موزوں
 مرد طنز و انداز کے ساتھ میانہ ہوتی ہیں بال سے کٹھن اسکے سر پر
 خوبصورتی اور تیز روی اور قوت معلوم ہوتی ہے اسکی دم بھی خوشنما ہی ہیں کہ
 کم نہیں گتے واریاں اسکے گرد ہزار ہزار ارایش جو جگہ دم کے جوڑ کی
 ایک مربع خوبصورتی کا موقع ہے بارہ شکے کی دم اگر چوٹی نہ ہوتی تو گھوڑی کی
 دم کے ساتھ تشبیہ دینے کے لائق ہو سکتی۔

گھوڑے اور اونٹ اور گینڈے وغیرہ کی دم کو اس سحر کوئی نسبت
 نہیں کہونکہ وہ منہ بال کے پرہز سونے کی طرح ابد ناز ہے۔

گھوڑے کی دم کے بال ایک لباؤ خوشنما کہتے ہیں اور مضبوطی اور
 خوبصورتی میں قرب البشل ہیں۔

یہ بے لبتے اور خوشنما بال دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا ہر
 کی ریش کی ہڈی سے طرہ حسن کی ارایش دیتے ہیں وہ ہڈی حسین دم
 جوڑی بہت چھوٹی اور خوبصورت ہے۔

اس دم سے علاوہ ارایش کے گھوڑے کے دم کے ابھی عرصہ کا دم
 ہے اور اگرچہ گھوڑے کی کمال یہ ظاہر سخت اور بالوں سے ڈھکی ہوئی ہوتی
 ہوتی ہے لیکن اصل میں بہت نازک اور لطیف ہوتی ہے۔

منہ جب عن گھوڑے میں یہ علامتیں ہونا چاہئیں سر چھوٹا اور چہرہ
 اور متوسط طول کا کان زیادہ اور فاصلہ مناسب پر چھوٹے چہرے سیدھے خوب
 کی صورت اپنی جگہ پر قائم انگلیوں کی پٹائی نہ چھوٹی نہ بڑی ایک موقع سے
 مقابل رہی ہوئی۔ پیشانی متوسط اور چہرہ ابھری ہوئی کھنٹی پھری ہوئی

پہلے۔ آنکھیں صاف دھوپ سترخ حیلدار برس برس سے چھڑے
 انجھری ہوئیں۔ پتلی بڑی۔ نیچے کا جڑا پتلا۔ ناک عقاب کی سی ٹھنڈے بڑے
 بڑے اور کشادہ اور ناک کا پردہ اور لب پتلے۔ منہ چوڑائی میں درجہ واسط
 کا۔ نچکے سینے شانے اٹھے ہوئے اور ڈھلے ہوئے زلسر خوبصورت
 اور آزاد رو پیٹھ مورا ڈھلوان۔ بطور مایہ لشت۔ پھلو دونوں بھسکے ہوئے
 اور چھوٹے۔ پیٹھے گول اور پر گوشت۔ کولے اچھی طرح بالوں سے ڈکے
 ہوئے۔ دم کی جڑ موٹی اور مضبوط۔ بازو اور رانیں موٹی اور پر گوشت گھٹنا
 سامنے کے کول بندھی مینی جانور کی پھلی ٹانگ میں وہ جوڑو درمیان
 گھٹنے اور ٹخنے کے ہوتا ہی بڑی بڑی اور گول۔

موزے کے پاس کا جوڑ چوٹا اور مضبوط۔ گھٹنے کا جوڑ بالوں سے
 بہت ڈمکا ہوا نہ ہو۔ گامچی بڑی اور طول میں درجہ متوسط کی۔ سٹم کو اوپر کا
 حصہ کھد اٹھا ہوا اور سم کارنگ سنجہ سپاہی ماٹل اور حکمدار اور صورت اچھی
 اور گول مثل موتی کے۔ کوارٹر یعنی وہ حصہ گھوڑے کے پیچ کا جو درمیان
 انگشت پا اور اڑی کے واقع ہو۔ گول۔ سٹم کی تلی چوڑی اور اٹھی ہوئی
 سٹم کی پتی چوٹی لیکن ایسے بہت کم گھوڑے ہیں ایک ساتھ یہ صفین پاجا بن
 نے عیب وہ آنکھ ہر جسکے پہلے پردہ میں جہان روشنی گذرتی ہو۔
 دو تین لقطے سیاہ پتلی سے اوپر کو ہوں اور انکے دیکھنے کے
 واسطے پہلے پردہ چشم کا صاف ہونا ضروری۔

اگرچہ ایسے گھوڑے کی تصویر بنا نا مشکل ہو الا بنظر فائن علم شبیر کی
 صفہ ثانی میں درج کیجاتی ہے۔



جس گھوڑے کی اٹکھنی پٹی چوٹی اور لمبی اور سیدھی ہو اور ایسے
سفیدی کا حلقہ ہو وہ ایک بری علامت ہو اسی طرح بھوری بری ہوتی ہو
اب ان چند باتوں کی تشریح کی جاتی ہو کہ جن سے گھوڑوں کے خیب
و صواب کا حال بخوبی معلوم ہو سکے۔

جاننا چاہیے کہ گھوڑے اور سب جانوروں کی کانکی حرکت سے اسکی
شوخی اور شرارت اور چال چلن کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہو۔
سواری کی وقت اگر گھوڑے کے کان کی سیدھی دونوں نوکین
اٹھی ہوئی قائم رہیں تو گھوڑا سیدھا چلا جاتا ہو اور شوخی کے نام کان
ہین ہلاتا۔ منٹھے اور درمائن گھوڑے اپنے کان دبا کر ملتے ہیں۔
اور جو گھوڑے چالاک اور سرکش اور تند مزاج ہوتے ہیں اور سوار
کو شاطر نہیں پاتے تو وہ باگ ڈوبیلی پانے کے باعث اور اپنی شرارت
کے سبب ایک کان دبا لیتے ہیں اور دوسرا کان کھڑا رہنے دیتے
ہیں سوار کو مناسب ہو کہ جب گھوڑے کو اس حالت میں پاوی تو اسکو شرارت
پر آمادہ خیال کر کے فوراً اسکا دفعہ کرے اور تدبیر اسکی یہ ہو کہ پہلے
لگام گھوڑے کی باجھ میں رگڑ کے باگ سخت کرے تاکہ اچھی طرح سر
کاٹھ لے کیونکہ تجربہ میں آیا ہو کہ باگ کے گاسٹھے ہی گھوڑا کان سیدھا
کر لیتا ہے اور شوخی سے باز آتا ہو اور سب گھوڑوں کا دستور یہی کہ جیٹون
شور پاتے ہیں اسی طرح کان لگا دیتے ہیں اور جب کوئی شخص گھوڑے
کے پیر یا ٹھونہر مارتا ہو تو وہ اسی وقت کان پیچھے کو جھکا لیتا ہو اور نہ ہی
شوخی اور شرارت کی علامت ہے۔
جن گھوڑوں کی اٹکھنی چھوٹی اور سر میں دلی ہوتی ہیں وہ دیکھنے میں

بد نما ہوتی ہیں۔ اور جس گھوڑوں کا منہ خشک رہتا ہے اور لگام چبانے میں جھاگ نہیں لاتے وہ بہ نسبت اُن گھوڑوں کے جنکے منہ تر رہتے ہیں اور لگام چبانے وقت جھاگ بکثرت گراتے ہیں بہت ہی کم تندرست ہوتے ہیں۔

زمین سواری کے گھوڑوں کی واسطے ضرور ہے کہ اُن کے منہ چپے اور روان ہوں اور زیادہ پر گوشت نہوں اور برخلاف اس کے جوڑے کے گھوڑوں کے لئے لازم ہے کہ اُنکے منہ گول اور پر گوشت ہوں۔ اور زمین سواری کا گھوڑا شانوں سے اترا ہوگا تو ضرور ہے کہ اسکے شانوں میں صفت آزادی اور روانگی بھی پائی جاوے گی اس صورت میں وہ زیادہ کاٹھنل نہو سکیگا جلد کان سے آویکا اور یہ صورت اسکے بڑے عیب میں داخل ہوگی۔

اور جس زمین سواری کے گھوڑا یکا سینہ آگے کو نکلا ہوگا اور ماتھے پیچھے کی طرف جھکے ہوئے ہوں یہ بھی اسکے واسطے پورا عیب ہے کیونکہ خیر اور سرپٹ میں اسے بار بار ماتھو پر ٹھہرنا ہوتا ہے اور بسبب کچھ پختہ کے اس حالت میں وہ اکثر ٹھوکر کھا کر گر جاتا ہے۔

گھوڑوں کی ٹانگیں اسکے جسم کے موافق ہونا چاہئیں اور ایسے ہی ماتھے بھی۔ کیونکہ جس گھوڑے کے ماتھے لمبے ہوتے ہیں وہ ثابت قدم اور مستقل نہیں ہوتا۔ اور جو چوٹے ہوتے ہیں تو وہ بھدا اور بیماری ہوتا ہے۔ اور گھوڑوں کی ٹانگیں بہ نسبت گھوڑوں کے چھوٹی ہیں۔

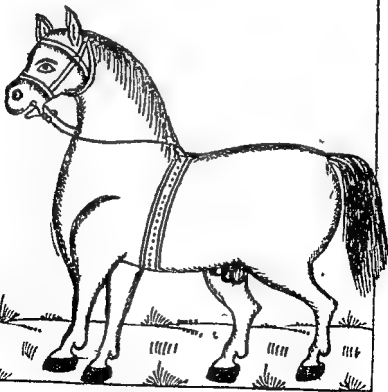
اور عام قاصد ہے کہ گھوڑوں کے پاؤں بہ نسبت گھوڑوں کے اور آگے گھوڑوں کے کچھ موٹے اور پر گوشت ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے

کہ جو گھوڑے گرم ملکوں کی نسل کے ہیں وہ اکثر تنک مزاج اور چالاک اور طاقت ور ہوتے ہیں بخلاف اسکے مطلوب ملکوں کے گھوڑے بھدے اور بڑے بڑے سر کے اور موٹی موٹی ٹانگوں اور چھوٹے سم اور پتلی گامچھونکے ہوتے ہیں ۔

نتیجہ ان سب باتوں کا جو بیان ہوئیں یہ ہے کہ اس بات میں زیادہ لحاظ رکھئے کہ کونسی قسم کی گھوڑی کو کس قسم کے گھوڑے کے ساتھ میل دینے سے نسل نہ بگڑے گی کہ یہ بات سب سے زیادہ مفید اور کارآمد ہے۔ گھوڑیوں کی مدت حمل گیارہ مہینے سے کچھ زیادہ قرار دیا ہے۔ اور مدت جننے کی پندرہ برس کی عمر تک غایت اٹھارہ سال تک شمار کی گئی ہے اور درباب لغین عمر گھوڑے کے اس عمل اور عام قاعده پر جو نسبت ہر جانور کے صادق آتا ہے۔ نظر کرنا شرط ہے اور وہ عمل قائل سمجھ ہے کہ جو جانور جس عرصہ میں نشوونما پا کر حد بلوغ کو پہنچتا ہے تخمیناً اسکی مدت کا چھ گنا یا سات گنا اسکی عمر طبعی کا اندازہ ہو اس قاعده سے گھوڑا جو عرصہ چار سال میں نشوونما پاتا ہے تخمیناً چوبیس یا اٹھائیس برس کی عمر طبعی رکھتا ہے۔ اور بعض لوگ جو غایت درجہ نیش برس گھوڑے کی عمر طبعی قرار دیتے ہیں وہ بھی اس تخمینہ کے قریب قریب ہے۔

اس مقام پر یہ بتانا کب فائدہ سے خالی ہے کہ گھوڑوں کی نسل کا بھاری ایجاد ہے۔ ظاہر ہے کہ سرد ملکوں کی آب و ہوا اس جانور کے حساب نہیں دیا کہ گھوڑوں میں حسن و جمال نہیں۔ اگرچہ گھوڑے سرد ملکوں میں اکثر ہیں لیکن بد قلم اور کریم نظر ہیں جسے قیادت اور بہت بد۔ بقول قدما معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپ میں ایک دفعہ جنگی گھوڑے کی خواہ تھیں

یا تھوڑے تھے۔ فی زمانہ اسے حلقہ اطاعت میں محصور ہیں اور خدمت
انسانی میں مجبور۔ اور نیز امریکا میں جو گھوڑوں کی نسل جو وہ ملک اسپانیا
گھوڑوں کی اصل جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ وہاں حسب ضرورت اسپانیا
ولے گھوڑے لگے زان لہذا اسکی نسل اسقدر ترقی پاگئی کہ گروہ کے گروہ
انکے جنوب کے جنگلوں میں پھیل گئے۔ بہت قدیم سمند ہوتے ہیں مینے فر
تین ماتھ بلند ہوتے ہیں۔ انکے جڑے موٹے ہوتے ہیں اور بقطع
اور اعضاء بد وضع کان اور گردن دراز اور آسانی سے جنبش کیا ہوا
دماڑ۔



چونکہ گہوڑا ایسلا وطنی ایک عالم میں جاگزی رہا وہ سرکشی سے نہیں اور جو ملک
 کوئی گہوڑا چھوٹ جاتا ہے تو پھر اس کے فرائج میں وہ تو خوش معاشی نہیں آتا بلکہ
 اپنے مالک کو فوراً پہچان لیتا ہے اور اس کی آواز کے ساتھ ملا آتا ہے جیسا کہ
 ایسا ہوتا ہے کہ شیر و ن کے گہوڑے چھوٹ جانے کے بعد جنگل سے خود بخود
 لوٹ آتے ہیں اور ہمہ رضا و رغبت اطاعت میں آجاتے ہیں یہ حال گہوڑوں کی
 حالت میں نئی دنیا میں مفقود میں البتہ پرانی دنیا سے اقل ہے۔ اور عرب
 کے میدانوں میں اور ان اضلاع میں جو کہ درمیان تانا اور قالیم
 جنوبی کے جاگ ہیں موجود ہیں تانار میں گہوڑوں کے گروہ کے گروہ
 جنگلوں میں بسراوقات کہتے ہیں وہ قد میں چھوٹے ہیں لاشعاً
 چالاک اور اپنے پیچھے آہوا سے کود دیکھتے ہی ہتھ جلدی کرتے ہیں کہ
 برق کومات کرتے ہیں کہونکہ وہ مجمع میں اکٹھے رہتے ہیں اسلئے کسی
 غیر جانور کا ہارسکونٹ نہیں بہتے ہیں جسے جب کبھی کوئی ملاؤ گہوڑا جا
 ملتا ہے وہ سب اس کے گرد فراسم ہو جاتا ہے کال سے ہیں گویا اپنے
 سر سے ملاؤ بالی سے ہیں ملک چین کے شمال میں بھی جنگلی گہوڑے
 لاکھ ہوتے ہیں لیکن یہ کم وراہ بڑے ہوتے ہیں بہت قد اور جس ملک کا
 جنگل و جبل ہے وہاں اس کے نزدیک جنگلی گہوڑوں کے جنگل سے خیل
 ہوتے ہیں الاچھوٹے اور عیب دار اور غیر تربیت پذیر اور خراب سے ہیں
 اور بقتہ اور دیگر اضلاع اور قالیم میں بھی نظر پڑتے ہیں لیکن تمام
 مالک اس پر غصہ ہے اسے ناقابل اور حامل اور اس پر ہرگز تیار نہیں
 لانے سے محض بے خبر ہیں تاہم کہ اس جانور کے فوائد سے ناواقف

اور سنے بصر نہیں۔ چنانچہ جب کبھی لوگ جو یہاں سے ملک امریکا کو جاتے ہیں اول ہی اول گہڑوں کو دیکھتے ہیں تو نہایت متعجب ہوتے ہیں اور کمال خوف کہاتے ہیں یہ بچارے اس جانور سے محض ناواقف اور بے خبر ہیں گو کہ گہڑے انہیں کے ملک کے جانور ہیں اور ملکوں کے لوگ گہڑوں سے انواع و اقسام کے فوائد اٹھاتے ہیں تجارت کرتے ہیں سفر میں لجاتے ہیں سواری سے فرحت پاتے ہیں۔

بعض حصہ میں افریقہ کے جہانگے گہڑے ہنوز جنگوں میں بھرتے ہیں دہلے باشندوں کے نزدیک گہڑا اٹھانے لڑبڑ ہے۔ اور نہیں جانتے کہ یہ جانور لڑائی اور امور محنت میں کیسا مفید ہے۔

انگولہ اور کافر میرا دلے ایسے خراب ہیں کہ گہڑے پر سوار ہونے سے بلا احمی از رنگ فرو مانع اند۔ کے مفرہ میں افسوس گہڑوں کی قدر نہیں پہنچتے ہیں صرف خوراک کے لئے پکڑا جاتے ہیں۔

دنیا کے تمام ملکوں میں حرب کے گہڑے نہایت عام اور خوبصورت و میل چست و چالاک تیز قدم ہوتے ہیں کہ اس موقع ولید پر میں ایسے کم ہوتے ہیں دہلے باشندے ہر طرح کی تدبیر لے پکڑنے میں مہم ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ گو یہاں کے گہڑے چالاک اور خوبصورت ہوتے ہیں لیکن وہ اتنے بڑے نہیں ہوتے جیسے کہ بلاؤ ہوتے ہیں۔ انکارنگ کیت ہوا ہوا اور بال اور دم بہت چھوٹی اور انکے بال سیاہ اور گھٹے دار ہوتے ہیں۔ انکی تیز رفتاری کی توصیف میں سمند غامہ باد لہنگ ہے۔ سکاری گتے کی کیا جان جو انکی پیروی کرے اور شیرز یا نکا کیا امکان جو انکی دنیا دوی کرے ایسے تیز رو ہیں کہ چشم زدن میں آنکھوں سے

چھلواوا ہو جاتے ہیں جیسا کہ سامنے سے ہوا ہو جاتے ہیں۔ وہ طرف
 پھینکے ہوئے کپڑے جاتے ہیں۔ اور کبھی طرح ہاتھ نہیں آتے بین اسکا
 طریق یہ ہے کہ شکاری بھینس کو رستے میں چھپا دیتا ہے جس میں گہوڑے کی
 ٹانگ آمد و رفت کے وقت پھنس جاتی ہے بھینس کے شکاری اگر خواہ اسکو مار
 ڈالے خواہ زخمی گھر کر دے چاہتا ہے۔ اگر گرفتار شدہ گہوڑا کم عمر ہو تو اسکو
 اہل عرب نہایت عمدہ اشیاء خوردنی سے سجتے ہیں اور اسکو فوج کر کے جوت
 کرتے ہیں۔



اور اگر ایسی صورتیں شکل و رنگ و مزاج اور انداز و تہذیب سے یہ معلوم ہو
 کہ یہ تہذیب قابل پائے گئے ہو تو اسکو حسبِ ضرورت اور قواعد سے مذمت و تنبیہ
 یا تحسین کے ملائے ہمیں طبع و لطافت رکھنے والے ہیں عام فاعل کہوں
 گئے امتثالِ کمال کو کون جیتے یہ سو کہ وہ اس شتر مرغ کا سکا دکر اپنے
 ہیں کیونکہ اسے یاد و رفتار ہی ایسا طاقتور جو شتر مرغ کا کہ گنہگار ہیں بکثرت
 ہوتے ہیں جیسا کہ سنکنا جو جب شتر مرغ دیکھتا ہو کہ گھوڑا مینے سے دیکھے
 والا گیا وہ بہار و نکو بھاگتا ہے اور پھر سوار اسکے پیچھے زور سے گھوڑا دوڑاتا
 ہے اسی طرح تنگ و دو ہوتی رہتی ہے اور شتر مرغ دو ٹوٹا ٹوٹا اور بازو کا
 زور دوڑ میں لگاتا ہے مگر خوب بھاگنے والا گھوڑا اس پر مجاہدی کرتا ہے تب بچارہ
 شتر مرغ کو ہی وجہ نجات کی دیکھ کر کمر و زور کے پورے پیچھے ہیں کہ شتر
 کرتا ہے جسے یار باز کو مٹا ہی مگر آخر میں یہ ہکا بکا چوتں سم اس بکارت بھگتا ہے
 سر ریت میں جھپٹتا ہے اور شکاری کا شکار ہوتا ہے اس شکار میں جھگڑا
 چالاکی اور چستی ظاہر کرتا ہے اس قید زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور حقدار ماندگی
 اور حرارت کو نہیں ہانتا اتنا ہی قیمت زیادہ پاتا ہے چنانچہ بعض بعض گھوڑا
 پانچ پانچ ہزار روپیہ کا مال ہے جو گھوڑے ایسے تیز قدم ہیں وہ ایک
 بہت کم ہیں چونکہ عربی گھوڑے کی چار دانگ عالم میں بڑی قدر ہے۔ اس لئے
 اب وہاں کے اکثر جنگل ان مالوروں سے خالی ہو گئے۔ اور وہاں کے
 گھوڑے بہت کم میسر ہوتے ہیں۔ اور جو ملتے ہیں وہ پلاؤ گھوڑوں کی
 نسل کے اکثر ہوتے ہیں۔

یہ بات کہ گھوڑے کب سے پلاؤ ہوئے اگرچہ نہایت تحقیق طلب
 ہے اور مسئلہ دقیق مگر اکثر محققین کا یہ عقولہ ہے کہ گھوڑوں کے پالنے کا دستور

اول ہی اول شیخ اسماعیل کے وقت میں شروع ہوا ہے قبل اسکے وہ
 تمام ملک میں تسلط کرتے تھے ہمارے ہمارے پھر کرتے تھے اور سب انکو
 کہتا تھے تھے اور کچھ پر واہ نہیں کیا کرتے تھے لیکن شیخ اسماعیل کے وقت
 سے اہل عرب گھوڑوں کی وضع کی دستہ میں تاسی اور سرگرم رہنے لگے
 چنانچہ نیپو اسکا یہ ہوا کہ آپ دہانے گھوڑوں کے کے اہل ایام کی گرم باز
 میز پر اور تو سن فلک کی گردن انکی رفتار کے ساتھ گرو اور انکے وسیلہ
 سے تجارت کا بڑا کرم بازاری۔ باقی اور شری کو نفع بیشمار ہے۔ شاہ و وزیر
 امیر سب بری بری قیمت دیکر اپنے اسطیل میں باندھتے ہیں اور اس
 اسکی تربیت سمجھتے ہیں۔ عرب میں کوئی بھی شخص ایسا نہ ہوگا جسکے یہاں گھوڑا
 نہ ہو۔ اہل عرب اکثر گھوڑوں کو پسند کرتے ہیں کیونکہ آرزوی سحر باکو
 معلوم ہوا کہ وہ بہوک پاشن ماندگی کی گھوڑوں سے زیادہ شریرواں
 کر سکتی ہیں۔ اور وہ نہ اتنی شری اور غیب دار ہوتی ہیں بلکہ نہایت ظلم
 اور سلیم المزاج اور نہ بہت نہنہائی اور شور مچاتی ہیں۔ وہ آستین بھی
 دنگ نہیں کرتی ہیں نہ گدڑی نہ ایدارسانی بلکہ تمام اوقات سیدھی کھڑی ہی
 ہیں۔ برخلاف انکے ترک ہواہ کو نہیں پسند کرتے اور اہل عرب انکے
 ایسے گھوڑے فروخت کر دیتے ہیں جنکو وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ہمارے
 ہمارے ساتھ ہونے کے لائق نہیں ہیں۔ وہ سنبل کی بڑی احتیاط رکھتے
 ہیں۔ وہ تمام گھوڑوں کا حسب و نسب جانتے ہیں۔ اور مختلف ذات کے
 گھوڑوں کو مختلف نام سے پکارتے ہیں اور میں اقسام پر انکو تقسیم کرتے ہیں
 اول قہنہایت عمیق قہنہ گھوڑوں کی جو حسب و نسب میں ذرا نہ بگڑی ہو۔
 دوسری وہ کہ برالی سنبل شوکر اس میں کسی قسم کی امیرش ہوگی ہو۔

تیسری قسم عام گھوڑوں کی ہے۔ اس تیسری قسم کے گھوڑوں کو دسے کم قیمت پر
 فروخت کر دیتے ہیں۔ ابلا اول اور دوم درجہ کے گھوڑوں کو دوسری نہایت
 اگر ان فروخت کرتے ہیں بسبب تجربہ کاری کے دسے ایسے گھوڑوں کی
 نسل سے واقف ہوتے ہیں کہ جہاں صورت دیکھتے ہیں اسکی نسل نام
 وزنگ اور نشانات اور علامات ہر نسل کی بتا دیتے ہیں۔ جب کسی مکان
 اول درجہ کا سائڈ نہیں ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی گھوڑ کو اپنے ہمسایہ کے سائڈ سے
 چھبہ دیکر لگائے اور سیدہ کاری سند واسطے صداقت نسل کے لیتا
 اور اس سند میں گھوڑے اور گھوڑی کا نام لکھا ہوتا ہے اور انکی نسل کا پتہ
 جبکہ گھوڑی کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو نئے گواہ طلب ہوتے ہیں اور تیسری
 مرتبہ کیا جاتی ہے جس میں بچہ کا علیحدہ بوم میدا لیش مندرج کیا جاتا ہے
 سند ہذا سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گھوڑے کی قدر و منزلت زیادہ ہو جائے
 ہے اور جب گھوڑا فروخت ہو جاتا ہے تب یہ سند حوالہ خریدار کے کر دی جاتی
 ہے۔ اس قسم کے عام گھوڑے ہزار بارہ سو روپیہ سے کم فروخت نہیں
 اور اکثر ذاتی تین ہزار کو اور جو نہایت عمدہ اور چمکے ہوئے ہیں دس ہزار
 تک بیچے جاتے ہیں۔ چونکہ اہل عرب کا مکان سکونت خیمہ ہوتا ہے اور
 خیمہ میں گھوڑی گھوڑا بچہ و عیال و اطفال سب ایک جاکم جمع رہتے ہیں
 اس لئے گھوڑی کی چٹھہ یا گردن پر نیچے اکثر چڑھ بیٹھتے ہیں اور سہولت
 تمام کہلنے کو دتے رہتے ہیں اور وہ لکسے کچھ نہیں بولتے ہیں۔
 اہل عرب گھوڑے کو حقے الاسکان ہرگز نہیں مارتے بلکہ بڑے پیار سے
 اسکے ساتھ پیش آتے ہیں وہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ گویا آدمیوں کے
 گفتگو کر رہے ہیں اور ایسے ایسے کلمات زبان پر لاتے ہیں کہ گویا وہ ان کے

پڑے یا رخسار میں تیز رو کرنے کے لئے تو جو اسکے کبھی کوڑا یا کانٹا نہیں
چوڑے پشت پر تازیاں نہ نہیں لگاتے مگر اچانا بوقت ضرورت۔ اور جب وہ
گہور و گہوہنگاتے ہیں تو وہ عجیب تیزی کے ساتھ بھاگتے ہیں کھوان
کہا جی جو کچھ راستے میں آتا ہے برابر بھاگتے ہوتے چلے جاتے ہیں اور
اگر اتفاقاً سوار گر پڑے تو گہوڑا وہیں گہرا سوار ہے۔

... عرب کے لوگ گہوڑوں سے جیسی کچھ محبت رکھتے ہیں اسکا ایک بیان
بیان سینٹ ہیری صاحب اپنی کتاب مسمی مشاہیر مخلوق میں یوں تحریر
کرتے ہیں کہ ایک عرب کے پاس جو کہ کمال مغلس تھا یہاں تک کہ سوائے
بچے کپڑوں کے اور کچھ لباس بھی نہ رکھتا تھا نہایت صحت اور خوبصورت
گہوڑی تھی امرای فرانس میں سو ایک رکن سلطنت نے یہ نظر دیکھ لوی
چار دس ہزار روپے کا ارادہ کیا اور اس غرض سے عرب
کی بہت التجا کی بعد قیل و قال کثیر کے وہ عرب اسکے بچنے پر راضی ہوا۔
اس نے یہ احوال بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا اور اجازت خرید کی
طلب کی جب ہینگاہ حضرت شاہی سے اجازت آگئی تو اس نے عرب سے
کہا کہ قیمت بچے اور گہوڑی عنایت کیجئے عرب نے گہوڑی سی اتر کے پہلے
روپہ کے ڈھیر کو دیکھا پھر گہوڑی کی طرف نظر نہایت نگاہ کی اور ایک آہ
سردہر کر گہوڑی سے کہنے لگا کہ یہ روپہ کسکے لئے ہو کیا تو جانتی ہو کہ میں
تمہیں اہل یورپ کو دید و لگا جو کہ تمہیں باندھینگے جو تمہیں ماریں گے جو تیری
فارغ البالی کو چھڑکے شکستہ حالی میں ڈالیں گے اچلی امیر کے ساتھ
اسی میری زینت اسی میرے زیور چل میرے بال بچو تمکے دل کو خوش کر۔
یہ بات کہہ کر وہ گہوڑی پر سوار ہو لیا اور طرفہ العین میں نظر سے غائب ہوا

عرب کے گھوڑے جیسا کہ میں متوسط ہوتے ہیں اور شہادت
سکرو بدن کے چہرے اور وہ ہر زمانہ ہوشیار رہی اور جانفشانی
سے ملے جاتے ہیں کہ انکا جسم خوب صاف یکساں ہوتا ہے۔ عرب دالے
گھوڑے کی پال اور دم اور ٹانگوں کو ہر روز دھوئے ہیں اور انکو شہاد
بہت کر جھولتے ہیں کہ ساد ابال گریخت ہیں اور پال اور دم ہلکی زچاویں
دے انکو دن میں کچھ نہیں کہلاتے ہیں تان ایک یاد و بار پانی تلاء دیو ہیز
اور شام کیوقت گھوڑے میں دانہ پھر کئے اسکے منہ پر چڑا دیتے ہیں جہن
سندھ سولہ سیر دانہ ہوتا ہے۔ اسی دانہ کو وہ رات پھر کھاتا ہے اور صبح
وہ توڑا اسکے منہ سے کھول کیا جاتا ہے۔

۱۔ ابتدا ایام مارچ میں گھوڑے چراگاہوں میں چلنے کو چھوڑ دیجاتے
ہیں اسکی دو وجہ ہیں۔ اول تو ان آباد میں کہاں بہت عمن ہوتی ہے
دوسرے یہ کہ گھوڑا ان کا جس بھی انہیں دنوں میں کرائی جاتی
ہیں اور پھر انکو باقی سال بہر سوکھی کہاں وغیرہ کچھ نہیں دیجاتی ہے
میرن جو کے دانہ پر کھاتا ہے اور میرا لولہ وغیرہ شاو طہا جاتا ہے
.... جب پھر اتریں ویر طہ برس کا ہوتا ہے تب اسکی زبان کے بال بھا
ڑائے جاتے ہیں تاکہ گنے اور مضبوط ہو جاویں بچہ کو مان کر دو برس
ابتدا دما ہی برس کی عمر میں علحدہ کر لیتے ہیں اور اس وقت تک اسے
کھانسی لگام ہرگز کچھ نہیں کھاتے ہیں اور بعد اسکے خیمہ کے دروازہ
صبح سے شام تک کھاتا ہوا استادہ رکھتے ہیں تاکہ وہ ذہن کا عادی
ہو کر سوار ہی دے کے لالیں ہو جاوے۔ دوسرے لوگ گھوڑوں
شہادت قدر شناس ہیں اور دوسرے اسکے فوائد سے جو اسکے ملک

گھوڑوں سے پہنچتے ہیں بخوبی آگاہ ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں میں قانون باری
 ہے کہ گھوڑیاں دیگر اقالیم کو منجانبے پاویں اور جو سائڈ انگلستان میں آئے
 ہیں وہ اکثر شرفی معامل پر افریقہ کے خریدے جاتے ہیں اور کبھی آف
 گڈ ہوپ کے راستے سے وہاں لائے جاتے ہیں اور یہ وہاں کے
 گھوڑوں سے چھوٹے ہوتے ہیں جسے صرف تین یا ساڑھے تین ہاتھ
 سے زیادہ اونچے ہین ہوتے آلتیز روی میں وہ نہایت فائق ہوتے
 ہیں اور انکی پال نہایت خوشنما اور سگ ہوتی ہے۔ غرض کہ عربی گھوڑے
 تمام رومی زمین پر لائمانی اور مع ہوتے ہیں اور غالباً عرب اصلی ملک
 گھوڑوں کا ہے اور یہاں کے باشندے گھوڑوں کی نسل کے خالص رکھنے میں متبادل
 کا حق سمجھتے ہیں چنانچہ پشت در پشت وہی رنگ و رنگ صورت قامت
 چلاتا ہے چنانچہ ترجمہ چٹھی ذیل جو کہ میر عبد اللہ خان نے آئی داس صاحب
 کی چٹھی کے جواب میں کہ جس میں اس امر کا استفسار کیا گیا تھا انکے نام پر
 بھیجی تھی امور بالا کا مصدق ہے۔

ترجمہ چٹھی میر عبد اللہ خان از مقام دمشق مورخہ اگست
 ۱۸۵۷ء عیسوی بنام آئی داس صاحب

جو کہ آپ مجھے نسبت نسل عربی گھوڑوں کے استفسار فرماتے ہیں اگرچہ آپ کا
 یہ سوال ٹھیک ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی ماہی گیر ایسے مقام پر غوطہ لگا دے
 کہ جہاں کاپانی بسبب جرات آفتاب کے ایسا خشک ہو گیا ہو کہ بارش کثیر کی
 مدد سے بھی وہاں سیرابی کی صورت نہ ہو تاہم اپنے مقدور بھر ایسے چشمہ
 صافی کی طرف رجوع کرتا ہوں جسکے آب تازہ اور خالص سے رفع نشنگی

استفسار کی قوی امید ہو۔
 آپکو پانا چاہیے کہ جب روایت صحیح ہم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوتی ہے
 کہ خدا نے گھوڑے کو پہلے پیدا کیا جس طرح کہ آدمی کو خاک سے اور سمیت اس
 زود آئین کی طرح شک و شبہ نہیں کیونکہ اکثر انبیاء و برحق حسب تفصیل ذیل
 اس قول کی تصدیق کرتے ہیں۔

اتفاق انبیاء ہے کہ جب خدا کو گھوڑے کا پیدا کرنا منظور ہوا تب اس نے
 باد جنوبی سے اس طرح ارشاد فرمایا کہ اے باد جنوب میں چاہتا ہوں کہ میرے
 ایک مخلوق پیدا کروں پس تو آپکو فراہم کر اور مولے دیا ہی کیا۔
 بعد اُسکے حضرت جبریل آئے اور کثرت ہو اجاب الہی میں لگے
 خدا نے اُس سے ایک گھوڑا کثرت رنگ کا پیدا کر کے فرمایا میں نے تیرا
 نام فرس رکھا اور تیرے رہنے کو ملک عرب عطا کیا اور رنگ کثرت لکھو
 اور تیری پیشانی کے بالوں میں جو اکثر انگوٹھوں پر پڑتے ہیں ایک طرح کی
 خوش نصیبی قرار دی گئی تو سب جانور و کثا سید ہو۔ جہاں تو جادو کا آدمی
 تیرے پیچھے ہونگے۔ تعاقب اور دوڑ دوڑوں کا کھو اسلے تو بہتر ہوگا۔
 اور نہ پر دے اور لگا تیری پیٹھ پر امیری زیبا ہوگی اور تیرے وسیع
 لوگوں کو دولت حاصل ہوگی پر دست قضا نے اُسکی پیشانی میں مہر خوش
 قسمتی لکھا مئی جسے سفید بیکاجو بیشک غرہ ناصیہ اقبال ہو اُسکے مانسے بڑا
 کیا۔ اب یہ بھی جانتا چاہیے کہ خدا نے پہلے گھوڑے کو پیدا کیا یا آدمی کو
 ثابت ہے کہ پہلے خدا نے گھوڑے کو پیدا کیا اور آدمی کو اور سب اس کا
 سید ہو کر آدمی اشرف المخلوقات ہو اس واسلے مناسب مقصور ہوا کہ آدمی کی
 امت سے پہلے اُسکی تمام ضروریات پیدا کر دی جاویں اور حکمت

ابھی سوسہ بیہ بات بخوبی ظاہر ہوتی ہے کہ جو کچھ تمام روحوں میں پرہیز وہ حد واسطے حضرت آدم اور انکی اولاد کے پیدا کیا۔ دوسرا ثبوت اسکا یہ ہے کہ جبکہ خدا نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو اسکا نام لیکر پکارا اور فرمایا کہ فرس اور براف و دونوں میں سے جسے چاہو پسند کر لو۔ حضرت آدم جواب دیا کہ ان دونوں میں گھوڑا بہتر ہے۔ خدا نے فرمایا بہت بہتر ہے اپنے واسطے اور اپنی اولاد کے واسطے ایک ایسی شان شوکت والی چیز پسند کی کہ جس تک تمہاری اولاد قائم رہے گی اور گھوڑے کی نسل باقی رہے گی تب تک میری برکت اُنکے ساتھ ہوگی کیونکہ آدمی اور گھوڑے سے بڑھ کر کوئی مخلوق مجھے پیارا نہیں ہے۔

اور اس طرح خدا نے پہلے گھوڑے کو پیدا کیا اور اُسکے گھوڑے کی کواد سبب اسکا یہ ہے کہ نہ نسبت مادہ کے افضل اور ذی حوصلہ اور قوی ہوتا ہے۔ اگرچہ گھوڑا گھوڑے دونوں ایک جنس ہیں تاہم گھوڑا بہ نسبت گھوڑے کے زیادہ چالاک ہوتا ہے اور دستور قدرت الہی یہ ہے کہ خلق کو پہلے بنانی ہے۔

گھوڑا لڑائی اور کود بھانڈ کا شائق رہتا ہے اور بہ نسبت گھوڑے کے لڑائی کے میدان میں زیادہ کارآمد ہوتا ہے اس سبب سے کہ گھوڑا تیز رفتور اور متحمل ماندگی کا زیادہ ہوتا ہے۔ سواہ اس کے وہ اپنے سوار کے دلی خیالات میں شریک رہتا ہے جسکو سوار برا سمجھتا ہے وہ بھی اُسکو برا سمجھتا ہے اور جس سے سوار محبت کرتا ہے وہ بھی اُس سے محبت کرتا ہے یہ نہ صرف گھوڑوں میں کم پائی جاتی ہے۔

علاوہ اُسکے تجربہ عام اور خود ملاحظہ راقم سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے

کہ یہ بافرنہ گھوڑے اور گھوڑی کو ٹھیک ایک ہی قسم کا زخم ٹھیک لگے تو گھوڑا
 اسوقت تک اسکا منہل ہوگا جب تک کہ اپنے سوار کو میدان جنگ سے حفظ
 و امان کی نگاہ میں پہنچا دے اور برخلاف اسکے گھوڑی وہیں گر جاوے گی
 اور ذرا بھی جرئت نہ کرے گی اور اس بات میں بال بہر فرق نہیں ہے۔
 کیونکہ یہ معاملہ اکثر امتحان میں آیا ہے۔ اب میں سہمہ خیال کو طرف تسخیر
 جواب دو سرے سوال کے گرم عنان کرتا ہوں اور وہ سوال یہ ہے۔
 کہ اول خدا نے گھوڑے کو ملک عرب میں پیدا کیا یا عجم میں۔

از رو بیان صدر یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے کہ اس خالق نے
 پہلے گھوڑے کو عرب میں پیدا کیا اسکے بعد عجم میں۔
 اور جو کہ عرب کے گھوڑے یہ اتفاق جمہور اور متک و شہد کے جہان کے
 گھوڑوں سے اچھے ہیں پس یہ عجم کی جو دلیل صحت نسل کی ثابت کرتی
 ہے اس بات کو کہ پہلے گھوڑے عرب ہی میں پیدا ہوئے اور اس پر بھی اتفاق
 ہے کہ عرب کے گھوڑے اصل اور باقی جہان کے گھوڑے اسکی فرع ہیں
 اور فرع کسی حال میں اپنی اصل سے مقدم نہیں ہو سکتی۔

اب باقی رہا جواب صرف اس سوال کا کہ عربی گھوڑے جو موجود ہیں
 کہاں سے آئے۔ اس حال کو اکثر مورخوں نے اس طرح بیان کیا ہے
 کہ بعد زمانہ آدم ابو البشر کے گھوڑے متل اور جانوروں کے مثل ہر
 شے مرغ بیل گدھے وغیرہ کے حالت صحرائی میں رہتے تھے۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ بعد حضرت آدم کے جو شخص پہلے گھوڑے پر
 سوار ہوا وہ حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے کیفیت اسکی
 یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے انکو گھوڑوں کے بلاتے کی اعانت دی اور جب

انہوں نے بموجب حکم الہی کے کہوڑوں کو بلایا وہ سب فوراً کودتے پھاڑتے
دوڑتے جھٹتے ماضی ہوئے۔ حضرت اسماعیل نے انہیں سے عمر و مویٰ اور
عالی جو سہ کہوڑے انتخاب کر لئے اور انکو اپنے تصرف میں لائے اور انہیں
انہیں بلایا شروع کیا :

اور جن کہوڑوں کو حضرت اسماعیل نے آراستہ اور بشالیتہ کیا تھا یہ
کھڑے ایک زمانہ کے انکا اصلی جوہر جاتا رہا۔ صرف ایک خیل حضرت سلیمان
کے خاص کہوڑوں میں باقی رہ گیا۔ اور انہیں کہوڑوں کی نسل زاد الرکاب
مشہور ہے اور انہیں کہوڑوں سے عربی کہوڑوں کی نسل استقدر بھیلی
خلاصہ یہ کہ طوطی اہل عرب تمام ملکوں آباد میں مغرب کی انتہا تک پھیلے
گئے اسی طرح انکے ساتھ ساتھ عربی کہوڑوں کی نسل بھی سب جگہ
پھنچتی گئی اور کیفیت مختصر اسکی طرح یہ کہ زمانہ اسلام سے بہت دن
پہلے حمیرا بن ملوک اور اسکی اولاد قریب سو برس کے ملک عرب میں
حکمران رہی اور یہ حمیرا وہی شخص ہے جس نے مدینہ اور ثقیف آباد کیا تھا
بعد اسکے شداد بن عاد مغرب تک سب ملکوں کا بادشاہ ہوا اور بہت سے
شہر اور بندرگاہ اس نے بنوائے اسکے بعد افریض نے جسکے نام سے
افریقہ مشہور ہے ٹانڈا جاعے بنجرس تک ملک فتح کیا اور اسکے بیٹے
شمار نے مشرق میں چین تک قبضہ کیا بلکہ شہر سعد تک گیا اور اسکو کندہ
کیا اور جو کہ فارسی میں لفظ کندہ کے معنی کہوڑے ہوئے کے ہیں
اسی سبب ابنا میں اس شہر کا نام سعد کندہ مشہور ہوا اور تصرف اور
کثرت استعمال اہل عرب سے نام اسکا سیر قند مشہور ہو گیا اور جب سے
مذہب اسلام شروع ہوا تو اہل اسلام کے لئے حملوں سے عرب کے

گہوڑوں کی شہرت ملک اطالیہ اور فرانس میں بھی ہو گئی اور ان مقاموں
 میں بیشک عربی گہوڑوں کی نسل رہ گئی مگر جس امر نے کہ افریقہ کو عربی گہوڑوں سے
 بہرہ ویاوہ حملہ ستیدی عقبہ کا تھا اور لشترج اسکی یہہ پر کہ پشتیر یا پنچون یا
 چٹھی مدی ہجری سے ستیدی عقبہ کے عہد میں صرف عرب افریقہ میں
 خیمہ زن ہوئے تھے اور یا پنچون اور چٹھی مدی کے آخر میں وہ وہاں پر
 بہ ارادہ رہنے کے مع اپنے بال بچوں اور گہوڑے اور گہوڑیوں کے
 گئے انہیں پہلے حمان کے باعث عربی توہین مشرق اور البحر یا من آباد ہوئیں
 فاصکر مہال و صنیٹل اولاد مہدی اور داؤد و غیر غرض اسبطرح
 عرب تمام ملکوں میں پھیل گئے اور ان ملکوں کے شرفا کہلاتے اور انہیں
 حملوں نے عربی گہوڑوں کو سوداں میں پھینچایا اور ہمارے اس قول نے
 اس بات کو اچھی طرح ثابت کر دیا کہ البحر یا منے گہوڑے یا مشرق کے گہوڑے
 حقیقت میں عربی گہوڑے ہیں۔ اسصورت میں عربی گہوڑوں کی تاریخ چار ماٹوں
 مختلف پر منقسم ہو سکتی تھی۔

- ۱۔ اول حضرت آدم کے وقت سے حضرت اسمیل کے وقت تک۔
- ۲۔ دوسرے حضرت اسمیل کے وقت سے حضرت سلیمان کے عہد تک۔
- ۳۔ تیسرے حضرت سلیمان کے عہد سے حضرت پیغمبر اسلام کے زمانہ تک۔
- ۴۔ چوتھے پیغمبر اسلام کے زمانہ سے وقت موجود تک۔ اور یہ بات
 بخوبی ثابت ہو کہ وہ نسل اعلیٰ جو حضرت سلیمان کے زمانہ میں تھی وہ بہت سی
 صدقوں میں منقسم ہو کر نئی نئی قسمن اُن سے پیدا ہو گئیں اور سبب اسکا
 اول نظر آتی ہے۔ اب وہاں اور دو سبب کی روشنی احتیاط جو اکثر کام میں آتی
 اور بیشک اسباب آدمی کا حال ایسے انقلابوں سے بدل جاتا ہو جیسی ہی

ان گھوڑوں کی بھی حالت بدل گئی اور رنگ بھی انہیں وجوہات سے تبدیل ہو گیا۔ اور اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اہل عرب کو تجربہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چپان زمین پتھر ملی ہوتی ہے ومان گھوڑ کا عام رنگ ہوتا ہے اور جب بگڑ زمین مبار سفیدی مائل ہوتی ہے ومانکے گھوڑوں کا عام رنگ فقرا ہوتا ہے۔ چنانچہ راقم یہ ثبوت اپنے مشاہد کے اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔ اب صرف آپکے اس سوال کا جواب باقی ہے کہ آیا عربی گھوڑوں کے کیا کیا نشان ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ خالص نسل کے عربی گھوڑوں کے ہونٹھ پتلے اور پرہ بینی باریک اور تھنے کشادہ اور چہرہ مستابہ اور گردن خوشنما اور جلد ملایم اور بال اور دم کے بال دراز اور سینہ چوڑا اور مفاسل حسنے جوڑ کے مقام صاف اور کشت سے خالی ہوتے ہیں۔

اور بموجب روایت ہمارے قدام کے اصل گھوڑے اپنی سیرت سے زیادہ پہچانے جاتے ہیں یہ نسبت صورت کے۔

علامات ظاہری سے تو صرف اس قدر البتہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ گھوڑا فلائی نسل کا ہے لیکن اسکا جوہر طبعی اس اضیاط کے معلوم کرنے سے ظاہر ہوتا ہے جو گھوڑے اور گھوڑی کے ناؤ سینے اور نسل محفوظ رکھنے میں کام میں لاتی گئی ہے۔

دستور ہے کہ اصل گھوڑے بد نہیں ہوتے اس میں شک نہیں کہ گھوڑا سب جالوزوں میں جو بصورت ہے لیکن جن صورت کیوں سٹے حسن سیرت کی شرط ہے وہ نہ گھوڑا کم اہل خیال کیا جاوے گا۔ اہل عرب کا دستور ہے کہ گھوڑے اور گھوڑی کو تیز اور چالاک بہنوٹ اور پیاس کا تحمل اور خوش فہم اور اپنی

پالنے والے کا دوست دیکھتے ہیں اسکی نسل لینے میں کسی چیز سے
 نہیں کرنے اور انکا حقیقہ یہ کہ جو جو ہر گھوڑے اور گھوڑی میں
 ہیں وہی انکے بچوں میں موجود رہتے ہیں۔ اچھا گھوڑا دھڑکی بچوں یا
 علاوہ خوبی جسم کے بہت اور جرت اور جستی اور جالا کی بے افریقہ میں
 اور اوقات خطرہ میں مستقل مزاج رہے۔ اس قسم کے گھوڑے وہ دھان کے
 سے محبت کرتے ہیں اور انکا دستور یہ کہ غیر آدمی کو بہت گھوڑیوں کے
 ہونے دیتے ہیں۔ بڑی خوبی یہ کہ جب تک سوار انکی یا میں آباد ہوں
 اپنی سب خواہشوں کو روکے رہتے ہیں اور ایسے گھوڑے دو طرح
 گھوڑے کا جو ملا بھی نہیں کہاتے اور رستے میں جہاں کہیں پانی
 آجاتا ہے تو اس میں بار بار پاؤں مارنے سے بہت خوش ہوتے ہیں
 اور بسبب تیزی قوت شامہ اور باصرہ اور سامعہ اور اپنی فطرت اور
 دانائی کے اپنے مالک کو میدان جنگ اور اوقات تعاقب میں ہزار
 حوادث اور مسائب سے محفوظ رکھتے ہیں اور جو انکا مالک خوش ہو تو
 وہ بھی خوش ہوتے ہیں اور جو مالک رنجیدہ ہو تو وہ بھی مغموم رہتی ہیں
 اور جس سے انکا مالک لڑتا ہو اس سے وہ بھی لڑتے ہیں اور ہر وقت
 سے نال اپنے مالک کے شریک رہتے ہیں یہی باتیں ہیں کہ جس سے
 ہم خالص نسل کے گھوڑے کو پہچانتے ہیں۔

گھوڑوں کی عادت کے بیان میں چارے پہاں سے ماکتا ہیز
 ہیں جنکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لہذا انسان کے درجہ درجہ
 میں گھوڑا ہی خفیت میں یہ جانور کھایت صابر اور بڑا فاعل منہ ہے۔
 ذرا سی چیز پر قناعت کرتا ہے اور لطافت میں سب جانوروں سے بڑا ہے

ان کی امت دار بیل چار پانچ من وزن لجا سکتا ہے اور جو اسکو اسکی پیچھے ہرگز
 ہو کر نہ آدس سے نہ دوڑا جاوے لگا بر خلاف اسکے گھوڑا خوب جوان تنومند
 معلوم آستان اور تھپارون اور نوشہ کے لجا تا ہے اور تمام دن تیر روی کر
 ہوتا ہے اور یہی کہانے پینے کی بھی پروا نہیں کرتا۔ گھوڑے ہی کے سب سے
 مام رنگ قرمب جیسے ہاتھ ہیں حلقہ کریشٹے ہیں اور اپنے عیال و طفل کی تعلیم
 کی تعلیم کرانے دنیا کے تمام لذائذ زندگی انکو کیوں نہ حاصل ہوں گھوڑا سدا
 عربی گھوڑا ہے۔ یہ لوگ اپنے گھوڑے کے مقابل سونے کو مٹی سمجھتے ہیں اور
 نے جو اثرات کو پھر خیال کرتے ہیں۔ زمانہ جہالت میں اہل عرب گھوڑوں کی بسبب
 قائمہ کے قدر و منزلت کرنے تھے لیکن جب پیغمبر اسلام کا وقت آیا اور
 انہوں نے گھوڑے کے درجہ اور فضائل بیان کئے تھے تو اسکی محبت
 ایک دستور مذہبی میں داخل ہو گئی مشہور ہے کہ حبشہ کی بہت سی
 قوموں نے دین اسلام قبول کیا تو انہوں نے پانچ گھوڑیاں عربی مختلف
 نسل کی جنگی عرب میں دھوم مچی پیغمبر صاحب کے مذکرین کہتے ہیں کہ پیغمبر
 صاحب اپنے خیمہ سے نکلا اسکے استقبال کو گئے اور انہیں ہاتھ پھر کر بچہ فرمایا
 کہ برکت ہو تم پر ای ہو اکی لاکھ۔ اسکے بعد فرمایا کہ جو شخص گھوڑی کو واسطے
 کام خدا کے پالتا اور لٹاتا ہے انکا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو رات دن غیر
 ظاہر اور پوشیدہ دینے میں اور انکو اسکا ہلا ملیگا اور سب گناہ اسکے
 معاف کئے جاوینگے اور خوف اسکے دل میں جگہ نہ پاوے گا +

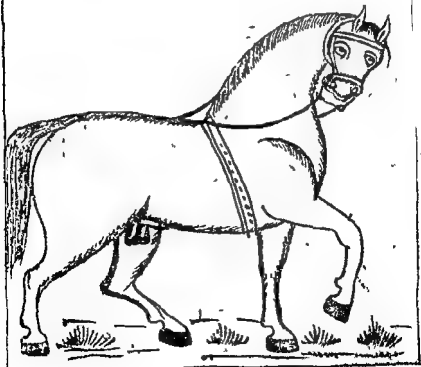
(تمام ہوا ترجمہ چھٹی گا)

عرب کے گھوڑوں کی نسل ملک بربڑ اور سورس والوں میں زیادہ ہے
 اور نیز صحرا میں دوق سے گندہ کرافریقہ کے کنارے عربی پر منتشر ہو گیا

اور سینگال کے امراء کے یہاں نہایت خوبصورت اور تربیت پذیر گھوڑے
 دیکھنے میں آتے ہیں گو وہ چھوٹے قد کے ہوتے ہیں اور دمان ان کو
 بوجھ میں جو کہ جوار باجر اچھیکر دو وہ میں ملا کر واسطے فریجی کے کہلاتے ہیں
 یہ گھوڑے عرب کے گھوڑوں سے خوبصورتی اور تیز رفتاری میں درجہ اول
 پر خیال کئے جاتے ہیں الا وہ ان سے قد میں چھوٹے ہوتے ہیں اہل اہل
 ان گھوڑوں کا عجیب کھیل بناتے ہیں کہ جس میں اس نسل کے گھوڑے برخلاف
 ایک دوسرے کے دوڑتے ہیں جیسے بدون سوار کے ایک خاص صنعت
 کی جھلساؤں کا ٹھی جو کہ چلتے وقت ایک دوسرے کے گنتی طبعی ہو رہتی ہیں
 اور ایک میل لمبا ازگڑا بانٹ کر چوڑ دیتے ہیں خوبی یہ ہو کہ گھوڑا برابر
 اس کے اندر بھاگتا چلا جاتا ہو اور اسکو پہانڈ کر یا سہ نہیں نکل جاتا ہو اور جب
 چوڑ دیا جاتا ہو تب وہ پھر کہیں نہیں رکتا باوجودیکہ تماشا تہو کی ٹی بندھی
 ہوتی ہو مگر جیسا جیسا وہ بھاگتا آتا ہو ویسا ہی دسے کافی سے بچتے ہوئے
 چلے جاتے ہیں۔ اگر نری گھوڑے اس قدر بیڑ میں ایسی سرعت کیا تھ
 ہرگز نہیں جاسکتے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہو کہ وہ اپنے راستہ کو بدول
 سوار کے از خود جان لیتا ہو۔

اگرچہ انگریزی گھوڑوں میں فراست نہیں ہوتی الا وہ تیز رفتاری
 میں اپنے ترجیح رکھتے ہیں در حالیکہ سوار بھی اپنے ہو۔
 عربی گھوڑوں کی نسل مصر اور فارس میں بھی ایسی ہی پھیلتی ہو
 جسے بربر میں چنانچہ مارکس بیان کرتا ہو کہ ان ملکوں میں دس
 دس ہزار فقرہ گھوڑوں کے حیل اکٹھے نہایت تیزی سے بھاگتے ہوئے
 ملتے ہیں اور ان کے ہم اس قدر سخت ہوتے ہیں کہ فعل لگانا کی کچھ ضرورت

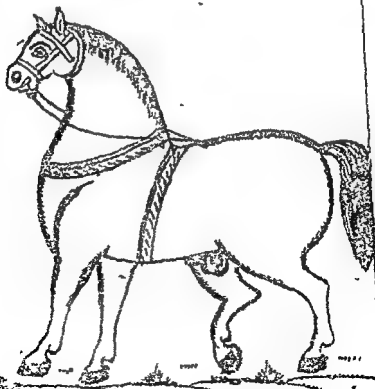
نہیں ہوتی اور ان ملکوں میں کہڑوں کو رکھتے بھی نہیں
 سرب میں البتہ اتنا فرق ہے کہ یہاں اسکے تہاں میں لید سکھا کر بار بار لے
 پھرتے ہیں اور جب یہ لید جو کہ پانچ انچہ موٹی بچھی ہوئی ہوتی ہے گیلی
 ہو جاتی ہے تب پھر سکھا کر بیھا دیتے ہیں ان اقالیم کے گھوڑے ایک دوسرے
 کے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔ اکثر وہ بے بدل کے چھ چھپرے۔ انکی ہانگیں
 نہایت خوب اور سبک پراسٹخوان اور فاصلہ مناسب پر ہوتی ہیں۔ بال
 ہلکی کلمنی خوش وضع۔ سر خوش قطع کان چھوٹے سڈول لوک دار شانے
 خوشنما اسکے نیچے کا حصہ ناہموار نہیں اور نیچے اسبقہ لمبے اور دم اونچی اور
 گول غرض کہ سبطرح سے سڈول ہوتے ہیں۔



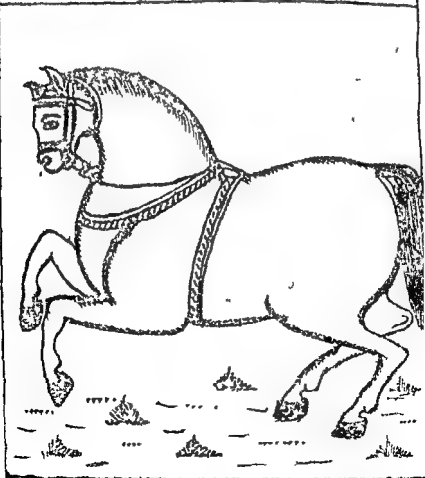
گھوڑوں کی نسل کو ملک بنو سیڈیا میں البتہ بڑا زوال میں آیا ہے اور جو
 ترک غلم سے دہائی کے عرصہ گھوڑے چھین لیجاتے ہیں اور جو کہ آنگاڑی
 منت اور جانفشانی کا ثمرہ حاصل نہیں اس لئے انکا دل اس طرف مائل

نہیں ہوتا ہے

اہل مصر اور پنجی ٹینیا کے نہایت خوبصورت اور سڈول گھوڑے پالنے
 میں مشہور ہیں۔ چنانچہ ان میں چوٹے سے چوٹا گھوڑا سولہ انت اور پچا
 ہوتا ہے اور خوبصورتی میں ہر ایک ہرن کی مثال ہوتا ہے۔



بزرگ کے گھوڑے کے بعد سیاہان امصار مد یار درہ نور دان سفر شمار سیاہی کے
 گھوڑے عن خیال کرتے ہیں یہاں کے گھوڑے مثل اسپان مذکورہ بالا کو قد میں
 چوڑے ہیں الا نہایت خوبصورت اور خوش شمار سر کچھ کچھ بڑا ہوتا ہی بال گہنی
 اور کان لمبے ہوتے ہیں مگر خوب نوکدار آنکھیں سرخ جلتی ہوئی شانے موٹے
 کسیدہ بیماری پسینہ چڑا اور ہراس ہوا پیٹ گول اور کلاں ٹانگیں خوبصورت
 اور بدون بالوں کی۔ اور گھٹنے بربرنگے گھوڑوں کے سو گرسم اونچے تاہم بہ خوب
 سبکہ ہوتے ہیں اور پلٹے وقت اچھے معلوم ہوتے ہیں ۵



اکثر اسپینشکی یا تیلیا کیت ہوتے ہیں انکی ٹانگیں اور نچھنے بہت ہی کم سفید دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور چونکہ اہل ہسپانیہ ان نشانوں کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں لہذا وہ اسے اپنی گھوڑیوں کو ایسے گھوڑوں کی طرح نہیں یہ باتیں پائی جاتی ہیں گا بہن نہیں کرتے ہیں۔ انکے پٹھے پر بالک کا نام دغا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہاں ضلع اینڈیلوسیا کے گھوڑے سب سے اچھے منظور ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان میں جرات اطاعت جمال اور دلیری بربر کے گھوڑوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

ملک اطالیا کے گھوڑے اس کے بہ نسبت زمانہ سلف میں زیادہ خوبصورت تھے مگر اب بھی کہیں کہیں خاص کر نیو پونی میں اس میں عمدہ اور خوبصورت گھوڑے ملتے ہیں اور یہاں کے باشندے انکو بھی جوتے ہیں لاتے ہیں۔ عموماً انکے سر ٹرے اور گردن موٹی ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہ بدگام اور سرکش ہوتے ہیں اس لئے تربیت پذیر بھی نہیں ہوتے مگر ان ان عیوب کے عوض انہیں چند خوبیاں بھی ہوتی ہیں جس سے جارا اور تیر رفتار بھی ہوتے ہیں دیکھنے میں عمدہ اور کوہا نڈ کے اچھے۔

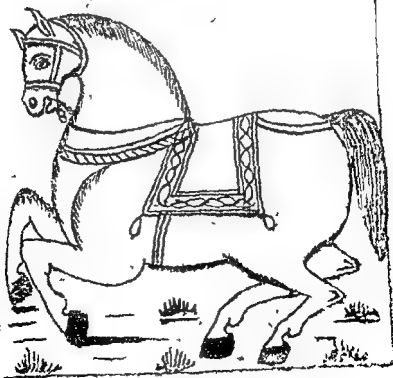
ڈینمارک کے گھوڑے ایسے ڈیلدار اور خوشنما ہیں کہ بگھی وغیرہ میں جوتے کے لئے وہ ہی سب سے زیادہ پسند کئے جاتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے بخوبی صورت کئے اچھے ہیں مگر وہ بہت کم دستیاب ہوتے ہیں کیونکہ اکثر انکی گردن موٹی ہوتی ہے شانے بہاری پیچھے لہنی اور حالی پٹھے گول اور تنگ۔



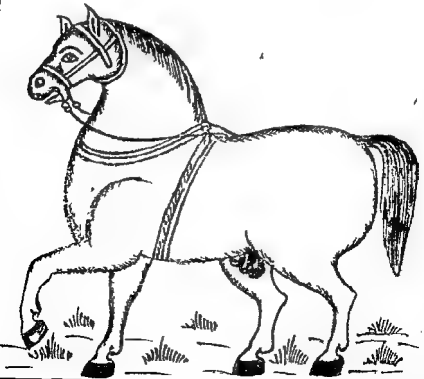
مگر یہ خوش رفتار ہوتے ہیں اور لڑائی اور غالیش دونوں کام میں آتے ہیں۔ یہاں تک گھڑے سب رنگ کے ہوتے ہیں بعضوں کے جسم پر چیتے کی سی دھاریاں ہوتی ہیں اور بعضوں پر بارہ سنگے کے سے نعلے ہوتے ہیں۔

اگرچہ چمنی کے گھوڑے اصل میں عرب اور بربر کے گھوڑوں کی نسل ہیں مگر تاہم اپنی غذا اور بد شکل معلوم ہوتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ زور اور ملائم سم ہوتے ہیں۔

برفان کے ملک ہنگری کے گھوڑے باربرداری اور سواری دونوں کے
 کے لائق ترین ہیں جبکہ سوار اکثر اوقات اُنکے تختے پھاڑ دیتے ہیں اس سبب
 کہ وہ کہتے ہیں کہ گھوڑا اس طرح سے ہنہانا نہیں مگر اُسکی کوی دلیل قوی نہیں
 قوم کوچ کے گھوڑے بھی باربرداری اور جوتنے کے لئے بہتر نہیں ہیں
 یہاں کے گھوڑے اس کام میں اکثر مالک فرنگ میں متعل ہیں اور سب سے بڑی چیز
 سے آتے ہیں۔ فلینڈرس والوں کے گھوڑے نہیں اور انہیں زمین آسمان کا فرق
 ہی اکثر اُنکے سر بڑی ہوتے ہیں اور پیر چٹے مانگیں پھولی ہوتی ہیں۔ اور یہاں
 گھوڑے زمین پر جہ نایت مذموم ہیں۔



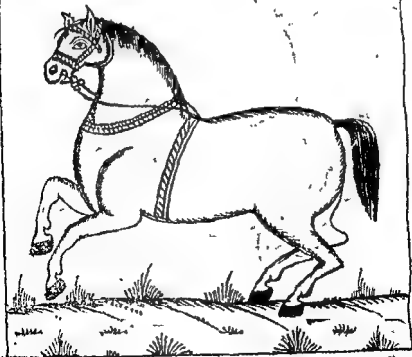
ایک فرانس کے گھوڑے بہت قہام کے ہوتے ہیں۔ یہ
 قہام کے گھوڑے کم ہوتے ہیں بیان کے گھوڑوں میں جو نہایت عمدہ ہوتے ہیں
 ضلع لموسن سے آتے ہیں اور بربر کے گھوڑوں سے بہت مشابہت رکھتے ہیں
 اور انہیں کی طرح تعاقب کے مطالب کے ہوتے ہیں لیکن انکی تکمیل دیر میں ہوتی
 اور بچپن میں انکی نہایت خبرداری کرنا پڑتی ہے اور جب آٹھ برس کا ہو جائے
 تب اسیر سواری نہیں کی جاتی جو بعد انکے ضلع نارمنڈی کے گھوڑے
 مجھے ہوتے ہیں گوکہ تعاقب اور سکار میں انکی برابر نہیں ہوتے لیکن لڑائی کے
 اسیر مطالب کے ہوتے ہیں۔ بالعموم یہ بات ہے کہ فرانس کے گھوڑوں میں بڑا
 بربر کے گھوڑوں کے بید نقص ہوتا ہے کہ انکے شانے بھاری ہوتے ہیں۔



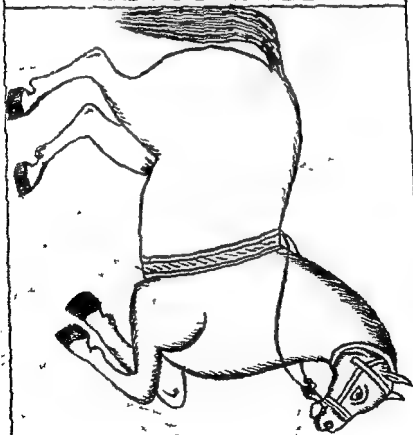
جبکہ ہم یورپ کے مشہور اور معروف جگہوں کے گہڑوں کی تعریف کر چکے تو
 اب اور اقلیم کی طرف توجہ کرتے ہیں اور انکا ذکر یہ موجب حوالہ مساجد کوہ
 وہامون و مساجد رین مسکون کے معروض بیان میں آتا ہے۔ امریکا کے جنگلی
 گہڑوں کا تو بیان کر چکے مگر وہاں کے گہڑے جو پلاؤ ہوتے ہیں عجائب عجائب
 کرتے ہیں بہت سی مقصد کی واسطے وہاں پائے جاتے ہیں خاص کر مقام
 کیوٹو میں شکاری جب شکار کو جاتے ہیں تو انکے دو فرق ہوتے ہیں ایک سیاہ
 اور دوسرا گہڑا و سپر سوار۔ پیدل کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ ہرن وغیرہ کو جہاڑی
 بھڑکا دیوے اور سوار اسکو شکار کرتا ہے۔ یہ فرق بیٹے الصباح ایک موقع پر
 جو اکثر نیپاڑ کی چوٹی پر ہوتا ہے جاتا ہے۔ اور سب کے ساتھ اپنا شکاری لٹو
 ہوتے ہیں سب سواوچی چوٹی پر سوار جاکر کھڑے ہوتے ہیں اور پیدل
 وہاں کوئی میں پھرنے رہتے ہیں اور ہر گھوڑا بگائے میں شور مچاتا ہے
 ہیں ہر طرحی جماعت دس بارہ کوس کے گرد میں پھیل جاتی ہے اور اگر زیادہ ہوں تو میں
 تو اور بھی دور تک پھیل جاتی ہیں جیسی کہ شکار نکلا اور گہڑا ہرنے دیکھا وہاں
 اس کے پیچھے دوڑنا شروع کیا اور پھر اس زور سے بھاگتا ہے کہ سوار آپ میں
 نہیں رہتا نہ گہڑے کو روک سکتا ہے نہ پیہر سکتا ہے اور شکار کا تعاقب کرتے
 چلا جاتا ہے کبھی ایسی ڈھلوان پہاڑی کے نیچے جس پر زیادہ کا کیا اسکا جو پیرچھا
 کبھی ایسی پہاڑی کے اوپر جسکی صورت دیکھ کر دم کھجائے اور سوار جیسے
 مرنا قبول کرے اور ایسے شکار سے انکار کرے۔ جاتا ہے۔ جب ایک گہڑا
 اطمینان سے بھاگنا شروع کرتا ہے تب ہی باقی کے سب گہڑے اسکی ہمراہی شروع
 کرتے ہیں اور سوار کے اشارے کے مطلق منتظر نہیں رہتے چنانچہ سوار
 بھی براہِ دراندیشی انکے مانع نہیں ہوتے ہیں بلکہ اور کاٹا مارتے جاتے

ہین ناکوہ کرارہ پر چڑھ جاوے اس قسم کے شکار کے لگو گھوڑوں پر خوب
سواری اور مشق کیجاتی ہو اور دنگلی سکھائی جاتی ہو۔ آری تیلیگو میں بہت
اصل گھوڑے ہوتے ہیں۔

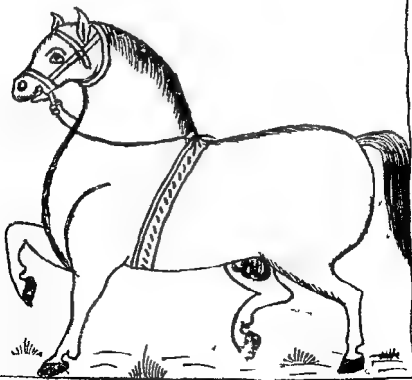
جزیرہ کریٹ کے گھوڑے زبانہ سلف میں طاقت اور تیزی کے لگو
بہت مشہور تھے مگر اب وہ بہت کم مستقل ہیں یہاں تک کہ اس جزیرہ میں
دودے استعمال نہیں کئے جاتے ہیں یہ سب ناہمواری زمین کے
سراکو کے اصلی گھوڑے عربی گھوڑوں سے نہایت چھوٹے ہوتے
ہیں الا نہایت تیز اور قوی۔۔



روم میں قریب قریب سب قسم کے گھوڑے ہوتے ہیں۔ سب سے
 اُس ملک کے گھوڑوں کے دھان خوشی و مانتاری ہنگریس وغیرہ کے گھوڑے
 ہوتے ہیں۔ ان سب میں ہنگریس کے گھوڑے نہایت خواجہ پور اور فصیح
 ہوتے ہیں انہیں چالاک اور سلیقہ شعاری بہت ہوتی ہے مگر ماندگی کی نہیں
 کر سکتے ہیں وہ کم کہاتے ہیں اور بہت جلد گرم ہو جاتے ہیں انکا پوست
 ایسا نازک ہوتا ہے کہ رکاب کی رگڑ گوارا نہیں کر سکتے۔

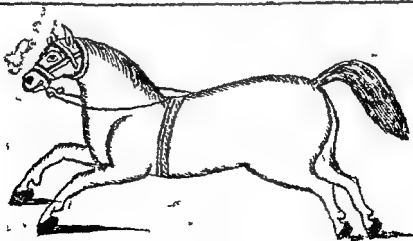


شرقی گھوڑوں میں فارس کے گھوڑے نہایت وضعدار اور قیمتی ہوتے ہیں
اس ملک میں شائع میڈیا پر سیپوکس ارڈیبل اور ڈرمینٹ وغیرہ ہیں۔
میں آگاہ ہیں کہ گھوڑوں کی خوب پرورش ہوتی ہے۔ پیروڈیاریلی
فارس گھوڑوں کو اطالیہ کے گھوڑوں پر فضیلت دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ وہ
بالعموم متوسط الاجسام ہوتے ہیں اور نہایت پست ہوتے ہیں۔
وہ بھی خوبصورتی اور قوت میں کچھ کم نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے انہی اونچی
جیسے انگریزی زین سواری کے گھوڑے ان کا سر پر گوشت نہیں چوٹی خوش رنگ
سینہ تنگ چوٹے چوٹے گوش خوش منہی کے ہم آخوش ٹانگیں پتلی
سخت ہتھے خوبصورت۔



اور تربیت پذیر جہاز یا لاک جاکش اور حوصلہ ور ہوتے ہیں ماندگی کو خوب برداشت کرتے ہیں تیزی سے دوڑنے میں جلدی سے تھکتے نہیں اور مضبوط اور قوی جتہ ہوتے ہیں جلد نشوونما پاتے ہیں وہ صرف بڑا اور بھرا پولہ کہاتے ہیں اور موسم بہار میں انکو صرف چھ مہینہ تک گھاس چھگاتے ہیں انکی دم لمبا و میں پوری ہوتی ہے اور انکی آخڑ گھوڑے نہیں ہوتے ہیں اور سوا سے حفاظت کے لئے انپر گردنی ڈال دیتے ہیں یہاں کے لوگ انپر بلاناغہ مشق سواری کرتے ہیں اور اکثر اوقات دوسرے پر سوار ہوتے ہیں بہت سے گروہ کے گروہ ہر سال یہاں سے ترکستان کو جاتے ہیں اور بہت سے ہندوستان کو۔ گوکہ پہلے ایسے ہوتے ہیں لیکن سیاح کہتے ہیں کہ عرب کے گھوڑوں کی برابری نہیں کر سکتے نہ جبرست میں نہ طاقت میں نہ صورت میں یہاں تک کہ عربی گھوڑوں کی تلاش فارس میں بھی رہتی ہے۔

ہندوستان کے گھوڑے اسے نہایت مختلف ہوتے ہیں کیا معنی سے بہت کمزور ہوتے ہیں اور سخت کیوقت پسینا لاتے ہیں چنانچہ وہ جو اس ملک میں امراء اور افیاء کی سواری میں آتے ہیں۔

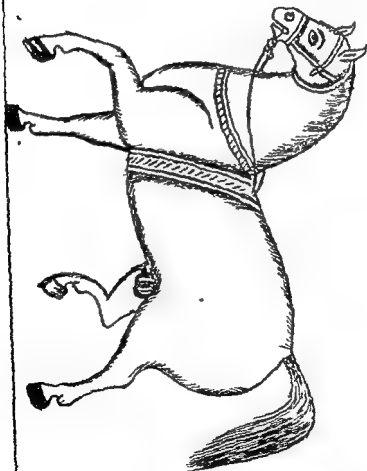


عرب اور فارس کے ہوتے ہیں۔ دن میں کھاس کھلاتی جاتی ہے
 ہات کو دانہ یا مہیلا دیا جاتا ہے۔ اس قدر اسے دے جلد توانا ہو جاتے ہیں
 جو نہ جلد کمزور اور نکلے ہو جاوین۔ وہ گھوڑے جو اس ملک کے خاص ہیں۔
 جانب چھوٹے اور میپ دار ہوتے ہیں بلکہ بعضے انہیں کے ایسے چھوٹے
 ہوتے ہیں جو قد میں مثل شکاری کتے کے ہوتے ہیں چنانچہ عرصہ قلیل گزرا
 کہ ایک قسم کا گھوڑا بطور تحفہ کے انگلستان کو بھی گیا تھا جو کہ بطور سگ کے ہی
 سببشت سے اونچا نہ تھا پس معلوم ہوا کہ آب و ہوا نہایت گرم اقلیم کی
 اس کے حسب حال نہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس سپان گولڈ کوئٹ اور کئی کے تہا
 چھوٹے ہوتے ہیں مگر خوب تربیت پذیر ہوا کہ اندازی کی مشق اہل ہند
 بآہ و بکا کرتے ہیں اور چوگان کہ جسمیں سوار اور گھوڑے دونوں کی تیزی
 اور مال کی ظاہر ہوتی ہے خوب کھیلتے ہیں۔ اس طرح کہ سوار ہاتھ میں بلاتا
 بیٹھے ڈنڈا لیکر کینڈ کو انیس سے مارتا ہے اور گھوڑے پر چڑھے چڑھے اس
 گیند کو برابر بلے سے کبھی نسبت راست کبھی چپ کبھی آگے اور کبھی پیچھے اس
 نقطہ مارتا ہے کہ زمین میں نہیں آنے دیتا اور ایسا گھوڑے کو پہچانا ہے کہ نہایت
 کو نہایت عجیب آتا ہے۔

چین کے گھوڑے بھی مثل ہندوستان کے نکلے ہوتے ہیں۔ وہ کمزور اور
 بزدل اور چھوٹے اور بد شکل ہوتے ہیں۔

کرپاکے گھوڑے تین فٹ سے آدھے فٹ نہیں ہوتے ہیں یہاں قریب
 قریب کل نسل کے گھوڑے اچھے ہوتے ہیں اور ایسے ڈور پوکے کہ اصلاً لڑائی کے
 کام کے نہیں اسی سبب کہا گیا ہے کہ ترکستان کے گھوڑے ہی چین پر غالب
 تھے باعث تھے۔ کیونکہ یہ لڑائی کے نہایت مطلب کے ہوتے ہیں اور گو

میانہ قد کے ہوتے ہیں الا نہایت صابر اور طاقت ور تند اور جبار ان کے جسم
 نہایت سخت ہوتے ہیں۔ گو چھوٹے ان کے سراچھے ہوتے ہیں مگر بہت
 کو یک ٹانگیں نہایت لمبی اور سخت ہوتی ہیں مالا تکہ ان میں یہ عجوبہ ہوتا ہے
 انکی نسل بہت عمدہ تصور کجائی ہے۔



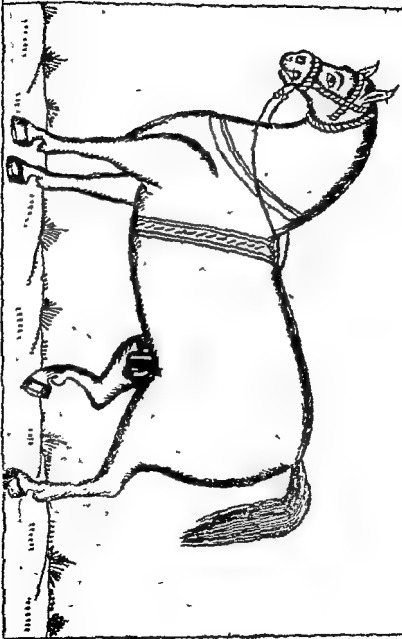
ترستان والے بھی مثل یوہون کے گھوڑوں پر سوار کر رہے ہیں کہ اہل
 آئینہ مہینہ کی عمر میں بچہ گویاں سے توڑا لیتے ہیں اور اپنے بچوں کو اپنے
 چڑیا کر کے ہیں جس سے کہ وہ ابتدا ہی میں تربیت پذیر ہو جاتے ہیں
 اسی طرح رفتہ رفتہ دس سا تھ برس کی عمر میں ایسے عادی ہو جاتے ہیں
 کہ سواری میں کسی طرح کا بل نہیں لاتے ہیں۔

بالجہا ایران کے گھوڑے ایسے مہنتی اور جاکش ہو جاتے ہیں کہ دو دو تیر
 روز متواتر بلا توقف چلے جاتے تین پانچ پانچ چھ روز تک کچھ کہاں کو
 بجز ایک مٹھ گھاس کے جو تین پہر لے دیکھائی ہے نہیں کھاتے ہیں اور
 آٹھ آٹھ پہر تک پانی نہیں پیتے تین پہر گھوڑے جو کہ اپنے ملک میں ایسے
 طاقتور اور چار ہوتے ہیں جب ملک ہند اور چین میں لاتے جاتے ہیں تو
 یہہ ان کے سبب اوصاف کا فور ہو جاتے ہیں۔ الا ملک فارس اور کرستان
 یہہ خوب پالیدگی پاتے ہیں چوٹے گھوڑوں کی مثل شمال کی طرف ہوتی ہے
 جو ایسی قیمتی اور بیش بہا منسور کیجاتی ہے کہ دوسرے ملک والوں
 کے ہاتھ ان کے فروخت کرنے کی قطعی مخالفت ہے۔

اور یہہ اسپان پست قد وہی اوصاف رکھتے ہیں جو کہ بڑے
 گھوڑے قد اور۔ شاید وجہ اس کی یہہ ہے کہ انہیں مثل بڑے گھوڑوں کے
 سلوک و تربیت کیجاتی ہے۔

منرکیشیا اور منگرلیا میں بھی بہت عرصہ گھوڑے ہوتے ہیں۔
 اگر تین اور لیشیا اور لوکینڈ اور سویڈن میں بھی بڑے قیمتی گھوڑے
 ہوتے ہیں لیکن ان کے عیب صواب سے بخوبی آگاہی نہیں۔
 جب قول قدما گھوڑے خطہ یونان کے اور خاص کر تہلی کے واسطے امریکا

کے من مشہور تھے۔
اور گہوڑے انگلیشا کے ب سے بڑے جسامت میں مشہور۔



اور گہوڑے میر کے واسطے حسن خیال اور خوبصورتی اور سڈ ونی کے
مشہور تھے۔



اور گہوڑے ہندیوپیاء کے بہت سونے نہیں جاتے تھے اور گہوڑے
عرب اور افریقیہ کے بدرجہ فائیت خوبصورت مفہوم ہونے لگے
اور دڑ کیولے بھی بہت خوب متصور کئے جاتے تھے۔

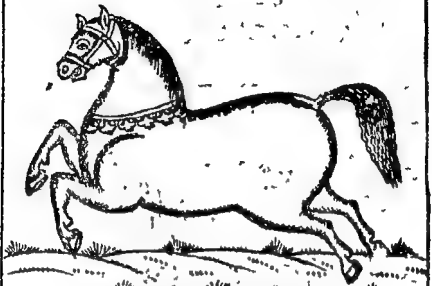
اور اسپان اطالیہ اور خصوصاً ایولیا کے بھی بہت اچھے تھے
گئے تھے۔ اور اسپان کسلی کیدو شاپیر یا آرمینیا میدیا اور فارس کے
تیز رفتاری اور طاقت کے نہایت مشہور تھے۔ اور سارڈینیا اور کارسیکا کے
گہوڑے گوجوٹے ہوتے تھے لاتنڈ اور جرار۔

اور اسپین اور پارہنیا کے گھوڑے لوانی کے لئے بہتر ہے چکنے۔
 ولشیا اور ٹرمیل وینیا کے گھوڑے کی دم پٹے وار ہوتی ہو اور بال بین
 ہم لٹکی ہوئی۔

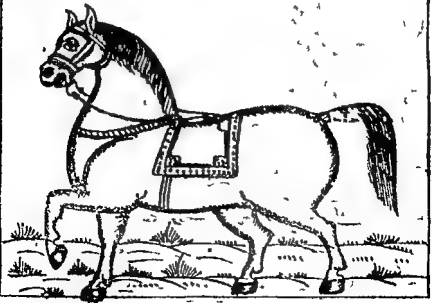


اور یہ بھی نہایت تیز رو اور چالاک ہوتے تھے۔

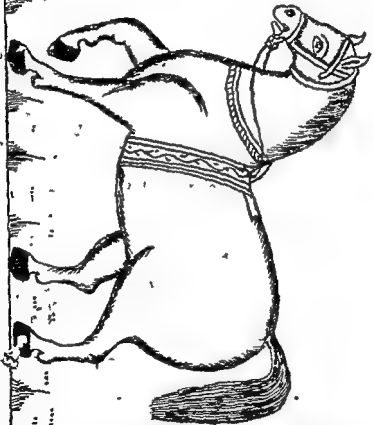
اور دھارک کے کپڑے کو دھارک کے لئے مشہور ہے۔



اور اس کیلئے بیویا کے کپڑے کو چوہے پر خوب ہارے تھوڑے بڑی پھل



- اور فلینڈرس کی نسل مضبوط۔ اور فرانس کے گھوڑے بار برداری کے لئے بہت اچھے۔۔۔ اور جرمنی والوں کی نسل ایسی خراب چھوٹی افس اور بد وضع کہ نہایت کمزور بھی جا کر کسی معرکہ میں نہیں لاسی جاتی تھی۔



سوئزر لینڈ اور ہنگری کے گھوڑے اچھے چھوٹے تھے اور بہت دستان کے گھوڑے بہت چھوٹے اور کمزور تھے جلتے تھے۔
گوئلڈ اسبستہ اپنی کتاب میں رقم طراز ہے کہ یہاں تک دنیا بھر کے

مختلف گھوڑوں کا بیان معصومین صحری میں آیا الا ایک نسل کا جو اصل نسل
 ہی ابھی ذکر نہیں کیا گیا اور وہ انگریزی گھوڑوں کی نسل ہے وہ لکھتا ہے
 کہ یہ گھوڑے دنیا بھر کے گھوڑوں سے قدیم ہوں یا جدید و قاست
 تیزی اور خوبصورتی میں درجہ اول کے خیال کے جلتے ہیں سبب اسکا
 یہ ہے کہ کوشش بلخ طرف ہم پہنچانے اسپان بہترین کے چار دانگ
 دنیا سے پے در پے ملحوظ خاطر رکھی گئی چنانچہ اب انگریزی گھوڑے ان
 اوصاف پر حامی ہیں کہ چنپہر کہیں کے گھوڑے آج تک نہیں ہوئے۔
 جو کہ تناسب نسل اور عمدگی زمین اور احسن الانظامی کما حقہ عمل میں آئی
 اس لئے اس ملک کے گھوڑے نے کاخ کمال کی بام پائی۔
 انگریزی گھوڑا قد اور تیزی میں عربی سے زیادہ اچھا ہوتا ہے اور بڑے
 گھوڑے سے زیادہ جاکش۔ اور فارس کے گھوڑے سے زیادہ مضبوط
 و اتم گھوڑے دو منٹ میں ایک میل جاتے ہیں اور بعض اوقات اس
 بھی زیادہ جسنے شاہ میں آیا ہے کہ وہ آٹھ فیٹ ایک سکنڈ میں جسنے قریب
 میل بھر کے ایک منٹ میں جلتے ہیں القصہ کہیں کے گھوڑے ہمارے
 گھوڑوں کی تیز رفتاری میں نہ طاق میں برابری کر سکتے ہیں اور انہیں در
 باتوں پر ہمارے یہاں کے گھوڑے کی قدر و منزلت منحصر ہے۔ اسی سبب
 سے جب کبھی کہ اہل فرانس یا اور ملک ولے ہمارے یہاں کے گھوڑوں کا
 ذکر کرتے ہیں تو وہ بے شبہ نقص رفتار میں قرار دیتے ہیں جسے بہت ہی
 اور بد وضع رفتار بتلاتے ہیں اور گو وہ ان گھوڑوں کو بہت اچھا خیال
 کرتے ہیں الا انکی رفتار کو سبک اور خوشنما نہیں کہتے۔ مگر یہ تو رخ انشا
 نہیں کرتے ہیں کہ یہ عدم جمال رفتار محض نتیجہ ہے ہمارے دستور تربیت کا

ہم صرف جالاکا ہونا اس جانور میں مقدم سمجھتے ہیں حالانکہ اہل ہندوستان
 دیگر اقالم صرف نمائش کے خواتین رہتے ہیں اور ایسی وجہ تھی ہم اپنے
 گہوڑوں کو سرکٹ بھگاتے ہیں اور دوسرے ملکوں کے لوگ بھوکے
 بل بجاتے اور کوڑا تے ہیں ہم انکو بڑا بڑا قدم ڈالنا سکھاتے ہیں اور
 دسے بختاں اسکے چمکانا سکھاتے ہیں البتہ اس تربیت میں ہتھ انداز
 ہے کہ ہمارا گہوڑا بعض اوقات سامنے کو گرتا ہے اور اہل فرانس کا تربیت یافتہ
 گہوڑا سامنے کو کبھی نہیں گرتا ہے مگر اکثر اوقات پہلو کے بل کرتا ہے یہ سب
 دیکھنے کے سوار سخت بوٹ سینتے ہیں تاکہ جب کبھی حادثہ پیش آوی تو ناگ کو فیر
 نہ پھینچے۔ ہم بھی اپنے گہوڑوں کو یہ خوبسورتی اور نمائش کسب کے بارے میں
 اقالم ایسے خواتین اور جوان رہتے ہیں آسانی سے دیکھنے میں لیکن ہمارے
 اسکے ہونے سے انکی تیرروی اور مستقل فراہمی میں بڑا فرق آدیکھا۔
 گو کہ دوسرے ملک والے سابق میں ہمارے گہوڑوں کو بچشم حقارت دیکھتے
 تھے مگر اب انکو غلطی اور کچھ فہمی کا ثبوت کامل ہو گیا اور بخوبی جان گئے۔ اور
 ہمارے گہوڑے پر نظر تھیں اور تحسین ڈالنے لگے اور اب ہمارے یہاں کے
 اختوں کے گرد مے کر وہ کل براہظم لود پ میں فروخت کیواسطے لائے گئے
 اور نہایت بیش قیمت کو بیچ ہونے لگے اور ہمارے یہاں کی گہوڑیاں
 ساڈموجب حکم قانون باہر کے ملکوں کو نہیں جاسکتے پانے اور اسطرح حکم
 حکم انٹیلیجنس کے زمانہ میں جاری تھا جسے اس نے ممانعت کر دی تھی
 کہ کوئی گہوڑی اور ساڈم دوسرے ملک کو نہ جانے پاوی۔ مگر دسے جو بطور
 مڈرانہ اور تحفہ کے بھیجے جاویں۔

راجہ دہی بلیگی نے جب کوہلم اول نے خطاب ارل آف سٹورز بری میئر

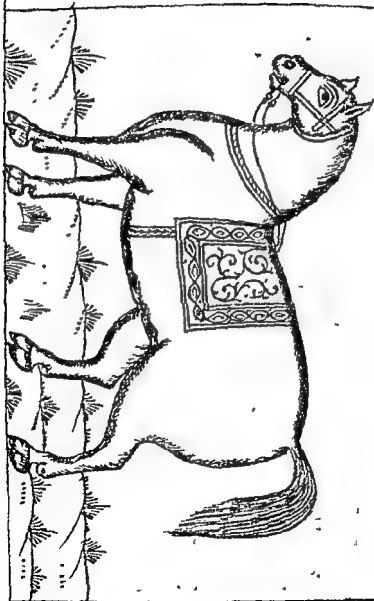
اور ممتاز فرمایا تھا اولاد دستی نسل کی طرف توجہ فرمائی اسکی سپانید کے
ساند پودس لینڈ میں جو کہ ویس میں واقع ہے منگوا آجیکے صوبے کے یہ حصہ
ملک مدت مدید تک واسطے تیر و اور ا میل گہوڑوں کے مشہور رہا بہر کیفیت
اس زمانہ میں طاقت اور تیزی کی طرف توجہ زیادہ کی جاتی تھی یہ نسبت ڈیو
کے گہوڑوں کے چہرے بوقت معرکہ زرہ میں لمبوس رہتے تھے جبکہ کھیل
انکے اوپر ڈالنے تھے خواہ بنظر خوبصورتی خواہ بقصد خاطر ۔

کہا گیا ہے کہ ایام سلطنت استیفن میں صرف لندن میں بیس ہزار گہوڑوں کا
شمار کیا گیا تھا۔ ملکہ بلینز بنہ کی وقت میں دو ہزار گہوڑوں کے تمام سلطنت میں
واسطے رسالہ کے دستیاب نہ ہو سکے۔ فی زمانہ تعداد اول بہر ترقی پر آگئی
یعنی صدی گذشتہ میں تیر ہزار سوار ہم پہنچے اور اگر اس سے زیادہ
سختی کی جاتی تو اس سے چار چند ہم پہنچتے تھے۔ زیادتی گہوڑوں سے
جیسا کہ فائدہ یا نقصان ملک کی واسطے متصور ہے اسکے ذکر کا یہ محل نہیں
لیکن اغلب ہے کہ جب قدر شمار گہوڑوں کا زیادہ ہوتا جائیگا۔ ہندو بنی آدم کو تحصیل
معاش یعنی غلہ وغیرہ کی پیداوار کم ہوتی جائیگی اور وقت بیش اتنی جائیگی
اور چونکہ گہوڑوں سے فوائد بیش رہتے ہیں اسلئے ہر کو فائدہ ہوتا ضرور ہے
کہ انکی ترقی نسل کی طرف کوشش بلوغ کی جائے کیونکہ یہ جانور افضل وسیلہ
سوداگری اور تجارت ملک کا تصور کیا جاتا ہے۔ اب ہم اس بیان کو اس
میں زیادہ طوالت دینا مقتضای دور اندیشی نہیں سمجھتے تاکہ ہمارے ناظرین کی
بلوغ پر بار خاطر ہو۔ اسلئے ہم کہیں گے کہ قول کو تحریر کے تمام کرتے ہیں وہ محض
ہے کہ گہوڑوں کے اگلے ہونیکے لگو اوصاف ذیل کا ہونا ضرور ہے یعنی اس میں نہیں ہوتا
عورت کی سی ہونا چاہئین سینہ چوڑا پٹھے گول بال لمبی۔ عین یا نین شیر کی سی

ہونا چاہئیں چہرہ ہونا کٹیش سے روک بہت کمال تین باتیں پیش کی سی
 ہونا چاہئیں ٹخنے ناک اور علم اور قصیر۔ اور تین باتیں ہرن کی سی ہونا
 چاہئیں سینے سر ٹانگ اور پوت۔ اور تین باتیں کرک کی سی ہونا چاہئیں
 نلق اور گردن اور قوت سامعہ۔ اور تین باتیں رو باد کی سی ہونا چاہئیں
 گوش و دم اور رفتار۔ تین باتیں سانپ کی سی ہونا چاہئیں یادداشت نظر
 لچک۔ تین باتیں خرگوش کی سی ہونا چاہئیں دوڑ اور جست اور مستقل مزاجی۔
 واضح ہو کہ اکثر گہڑے مجمع میں رہتے ہیں اور جنگلی حالت میں تنہا
 اور بیابان میں رہتے ہیں۔ ایک عجیب امر طبعی ڈاکٹر ٹرن اپنی کتاب میں
 گہڑوں کا بیان کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ گہڑا صرف تھنوں کی راہ سے دم لیتا ہے
 اور منہ کی راہ سے نہیں لیتا کس واسطے کہ اس سے چاہے مٹی مثل لجاو
 وہ منہ ہرگز نہیں کھولتا جو جب تک کہ اس کے نیچے کا جڑا زبردستی کلام کے
 وسیلہ سے نہ کھولا جاتی اور یہی وجہ ہے کہ جب گہڑا خوب بھگایا جاتا ہے
 تب وہ ٹھٹھے بھٹکا لیتا ہے۔

ملک سائیریا کے جنوبی حصہ کے صحرا سے لق و دق میں ایک قسم کا
 گہڑا ہوتا ہے جو اکثر قانون میں اسبان مذکورہ بالا سے مختلف ہوتا ہے
 دمان بینس بینس پچیس پچیس کے غول رہتے ہیں اور عالم جنگلی میں عام
 گہڑوں کے سے انہیں اوصاف ہوتے ہیں مگر تیز روی میں سے اور
 نہایت زیادہ ہوتے ہیں۔ انکا سر بڑا ہوتا ہے پیشانی چبھی اور صرف انہیں
 دانت ہوتے ہیں لیکن فرق عظیم یہ ہے کہ انکی دم پتلی مثل گاہ کے ہوتی ہے
 اور آدھی دم پر بال نہیں ہوتے ہیں اور صرف نیچے کے حصہ میں لونی لونی
 خاکستری رنگ کے بال ہوتے ہیں۔

اور جنوبی امریکا میں ایک قسم کا گھوڑا ہوتا ہے جس کے جسم مثل جگالی کرنا
 جانوروں کے دھڑے چھوٹے ہوتے ہیں دھڑے میں اور قد میں اور رنگ میں
 وہ گہرے کے مشابہ ہوتا ہے الا اسکی آواز اور کان مثل گھوڑے کی ہوتے
 ہیں۔ آواز وہ بہت وحشی فریاد اور ہالاک اور مضبوط ہوتا ہے۔



اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ جبکہ گہڑے کے دل میں جوشِ محبت یا
خوش سبک و غیرہ ہوتی ہے تو وہ اپنے دانت نکالتا ہوا اور منہ ہوا
سا معلوم ہوتا ہے۔ ہذا فیاس جب غصہ میں آتا ہے تب بھی دانت نکالتا ہوا
اور کانٹے کو منہ دوڑاتا ہے بعض اوقات وہ اپنی زبان پائے کو نکالتا ہوا
لیکن بیل گاڑی کی نسبت جو کہ اکثر اوقات اپنے مالک کو جانا کرتے ہیں اور کہ
بادبو دیاٹنے کے انہی محبت اپنے مالک سے نہیں رکھتے اگر گہڑے کو کیا
پرسلو کی گنجائش تو وہ اسکو عرصہ دراز تک یاد رکھتا اور بیل کی نسبت جلد
بدلا لینے کو تیار ہوتا ہے۔

جبکہ گہڑے کی طافت سے زیادہ کام لینا چاہو تو وہ اطاعت نہیں
کرتا بلکہ غصہ ہو کر سیادہ نہیں کرتا ہوا بخلاف بیل کے کہ باوجود شستی اور کاٹی کے
وہ بہ نسبت گہڑے کے زیادہ تر اپنے مقدر سے زیادہ گوشیز کرنے میں
دریغ نہیں کرتا اور غیور اور سکا ہے۔ ہذا فی کہ علیٰ تنہا بٹا ہوا۔

گہڑا آدمی کی نسبت کہ سوتا ہوا حالتِ تندرستی میں صرف و زین گینہ
آرام کرتا ہے پیرائے ہلکے لگتا ہوا اور زیب کبھی وہ بہت تنہا بٹا ہوا
نب وہ دوبارہ کہا کر لیٹ جاتا ہوا بالکل وہ راندن میں پیرسوا ہوا سے زیادہ
جینیں مروتا۔ بعض گہڑے ایسے بھی ہیں جو کبھی نہیں لیٹتے ہیں مگر گہڑے
کبھی سو جاتے ہیں۔ یہ بات اکثر متابع کیلپی پر کہ اسنے گہڑے
زیادہ تر سوتے ہیں۔

سب جو باتوں ایک غرض سے پانی نہیں پیتے ہیں کو سب سے بڑا
پانی پینے میں کیونکہ بدولت کے پانی پینا آگاہ منہ ہوا اس قدر
سے ہند اور دوسرے باغور تانہ ولے مستی میں عینے دی آدمی

کی طرح پانی پیتے ہیں کیا سمجھنے جب کبھی بخورہ یا پیالہ دیا جاوے تو وہ
اسکو ہاتھ میں لیکر جرعہ جرعہ پی لیتے ہیں۔

مانور اس طرح پانی پیتے ہیں جس میں انکو یہ کام بآسانی متصور ہو سکا کہ
کہ جب کائنات بہت بڑا ہوتا ہے اور زبان لمبی اور پتلی چپڑ چپڑ کر کے پانی پیتا ہے
اور وہ پیتے وقت زبان کو لچا کر جیسا بنا لیتا ہے کہ جبین بار بار چپڑ چپڑ
کے لئے ایک مقدار مناسب اشیاء مشروب کی آجاتی ہے اس طریقہ کو وہ
بہت ناک ڈبو کر پانی پینے کے جیسا اور اکثر جانوروں کی عادت ہے زیادہ تر
پسند کرتا ہے کہ گھوڑا اس خلافت اسکے کہ جب کائنات چوٹا ہوتا ہے اور جسکی زبان
نہایت چوٹی اور موٹی ہے اور جسکی زبان خمیہ سان نہیں ہوتی اور جسکو
بہت کھانے کے پانی کی طرف میل زیادہ ہے ناک اور منہ سبب رغبت شدید
کے پانی کے جھٹ داخل کر دیتا ہے۔ اور بڑے بڑے گھوڑے سے ایک سان
پی جاتا ہے وہ دم نہیں لینا بخلاف کتے کے جو دم لے لیکر پیتا ہے۔

گھوڑوں کو جب وہ سفر سے آئیں تو پسند مرئی کے بعد چند گھونٹا پانی
پلانا ضرور ہے لیکن بہت بھنڈا پانی پلانا سچا ہے کیونکہ اس سے علاوہ
قولنج کے زکام ہو جانے کا خطرہ ہے کیونکہ وہ پانی کے شوق میں منہ کو
ناک تک ڈلو دیتا ہے اور یہ زکام کا مقدمہ ہے گھنڈہ میں ہو جائیگا جو کہ ایک مرض
منہایت خطرناک اور مہلک ہے۔ اور مصدق ہمارے قول کی ایک بہ بات
ہی کہ گدھے جو کہ ناک ڈبو کر پانی نہیں پیتے ہیں بلکہ ہونٹ تک بھانے
رکتے ہیں باوجودیکہ انکی ساخت و پرداخت اندرونی بالکل گھوڑی کے
مشابہ ہوتی ہے اس مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔

گھوڑوں کے کل امراض بیان کر چکا یہاں موقع نہیں کیونکہ اس

طوالت معنوں جو علیحہ ناظرین پر بار ہوگی تصور ہے مگر اتنا میں اور کہتا ہوں
 کہ اس جانور کی حفظ صحت کی طرف کم توجہ کی جاتی ہے۔ اکثر اوقات جب کوئی
 مرض پیدا ہو جاتا ہے تو جانور کو کھانا کرایا جاتا ہے اس لئے کہ اس فن کے
 واقف لوگ بہت کم ہیں۔ کاش اگر لوگ اس فن کی طرف توجہ کریں تو کیا فائدہ
 مترتب ہو۔ ہم نام اور سی اور تیر شصت دنیوی اور جانوروں کے علاج
 کرنے سے تخیل اور تبدیل اپنی نہ سمجھیں۔ اور تیر شصت اس فن کی پابیاں
 متصور ہو کیونکہ جانوروں کی بیماریاں بہت آدھیوں کے کہلی ہوئی ہوتی ہیں
 اسکے معالجہ میں اتنی وقت نہیں اور صحت بھی جلد مترتب ہوتی ہے اور تیر
 آدھیوں کے لئے موقع بھی بہت عمل موجود ہے کہ جیسا آدھیوں میں ممکن نہیں
 پس بلا خوف و خطر اس طرح سے اس فن کی ترقی بدرجہ غایت ہو سکتی ہے کہ جس
 صدی علاج ایسے معلوم ہو جاویں گے جو آدھیوں کے حق میں بھی نہایت کارآمد
 ہوں گے۔

اب ہم مصلحت جاکر گھوڑے کی پیدائش اور ان کی عمر اور نسل اور
 نسبت کی شناخت کا حال بیان کرنے ہیں اور ان بعد بال ہونروں
 کی نشاندہی اور اسکے عیب و صواب کی تصریح۔
 جانتا چلتے ہے کہ جب گھوڑے کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسکے مہینے کوئی
 دانت نہیں ہوتا اور اسوقت اسکو کڑا کہتے ہیں ایک مہینے کے بعد دو
 دانت اوپر کے اور دو دانت نیچے کے نمود ہوتے ہیں اسوقت اسکو
 ثنایا کہتے ہیں۔ پانچویں مہینے ایک دانت نیچے کا اور ایک اوپر کا اور
 سب دانت ملے اوپر کے چہ ہو جاتے ہیں اسوقت میں اسکو دو دانت
 کہتے ہیں۔ آٹھ مہینے کے بعد تین تین دانت نیچے اور اوپر کے اور

انکار سب گنتی میں بارہ دانت ہو جاتے ہیں۔ گہوڑے کی عمر کی پہچان
 انہیں دانتوں سے ہوتی ہے اور اسوقت سے دو برس کی عمر تک گہوڑا
 ناکند کہلاتا ہے۔ اور دو برس سے گند کر چار برس کی عمر تک دو ایک کہلاتا
 ہے۔ اور بعد چار برس کے جب چار دانت گر کے ہوا رہتے ہیں اسوقت
 سے گہوڑا چار سال خیال کیا جاتا ہے اور شروع جوان اور سواری تیار کر کے
 کام میں لائے لائق سمجھا جاتا ہے یہاں تک کہ جب سب دانت گر کے
 ہوا نقل آتے ہیں اسکے بعد بچے کے دانتوں کی جڑ گرد دانت مثل
 نیش کے اور نمود ہوتے ہیں اسوقت سے گہوڑا پنج کہلاتا ہے اور
 نو برس کی عمر تک ان نیشوں پر سیاہی رہتی ہے اور یہی سیاہی نشانی
 گہوڑے کی جوانی کی ہے۔ بعد اسکے نیش پر سفید ہی آجاتی ہے۔ اسوقت
 میں اسے بچے کہتے ہیں سترہ برس کی عمر تک یہ سفیدی قائم رہتی
 ہے بعد اسکے ہر از سر نو سیاہی آجاتی ہے مگر یہ سیاہی علامت جوانی
 نہیں ہو سکتی کیونکہ اس وقت میں بدن کی جھری اور اعضا کی فشرگی
 وغیرہ بہت سی کہلی علامتیں ٹہرتا ہے کی موجود ہوتی ہیں گہوڑے کی حد
 جوانی عدد لفظ حد یعنی بارہ برس ہے اور نہایت عمر طبعی بیس سال اور بعض
 کے نزدیک بیس سال۔ اصل یہ ہے کہ گہوڑا غایت درجہ بیس سال تک
 کام دیتا ہے اور اکثر اسی عرصہ میں جان بحق ہو جاتا ہے اور جو کسی اچھے کہیت کا
 امیل گہوڑا بیس برس سے کچھ زیادہ بھی جیتا ہے تو وہ کام نہیں دیتا زخم
 بدتر از مردہ ہوتا ہے اس لئے بیس سال عمر طبعی ہونے پر اکثر اتفاق ہے۔
 اور گہوڑے کی عمر طبعی تو برابر ہے مگر اسکی شناخت کی
 گہوڑے کے دانتوں سے نہیں لہوتی اکثر اس پادریہ کی عمر کی شناخت اسکی

وضع اور انداز سے کیجاتی ہے۔ اور ایک قاعدہ گہوڑی کی عمر کی شناخت کا
 یہ بھی ہے کہ جب گہوڑی چار سال ہوتی ہے تو اسکی ناک کے پردہ میں ایک
 نقطہ پیدا ہوتا ہے جو غور سے بخوبی معلوم ہوتا ہے اور علاوہ اسکے ایک قاعدہ
 بہت عمدہ گہوڑے اور گہوڑی کی عمر کی پہچان کا یہ ہے کہ پڑاپے میں گہوڑی
 اور گہوڑے کے پٹھون میں بال بہت ہو جاتے ہیں اور بانسے کی ہڈی
 بڑھتی ہے اور جوانی میں چوٹے صاف اور بانسے کی ہڈی ہموار رہتی ہے
 اور خنگ اور فقرہ اور منبرہ گہوڑی گہوڑے پر پڑاپے میں کس یعنی بدن
 پر چوٹے چوٹے سفید داغ اور دھبے ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح چند قاعدے در باب پہچان عمر گہوڑی کے بھی کام میں
 لاتے جاتے ہیں اور ان قاعدہ پندرہ غور کرنے سے کوئی دقیقہ گہوڑی کی عمر
 کی پہچان کا ضائق پر پوشیدہ نہیں رہتا غور شرط ہے۔ اور بعد شناخت عمر
 گہوڑی کے اصل و نسل اور کہیت کا نام بھی جانا ضروری ہے اگرچہ تشریح
 اس مطلب کی اس کتاب کے اول میں بخوبی ہو چکی تاہم بعض صراحت مطلب
 مختصر کیفیت نام کہیتوں کی اس جگہ پر حوالہ قلم ہے۔

پوشیدہ نرس ہے کہ ولایتی مشہور کہیت عربی۔ ترکی۔ خراسانی۔ عراقی
 ہندی۔ ناناری۔ قنتی۔ مدنی۔ چینی۔ ماجینی۔ تورانی۔ کابلی۔ کیشیری۔
 ایرانی ہیں۔

اور ہندوستان کے مشہور کہیت ہمیراہلی۔ دکھن کاٹھیاوار
 جنگلی دیسی وغیرہ میں منجملہ اسکے کاٹھیاوار کا ہندوستانی گہوڑا بہت
 عمدہ اور بیش قیمت ہوتا ہے اور بسبب نہایت چالاکی اور چستی کے کہ شعبہ
 شہرت ہے۔ یہی مدح گہوڑا صاحبان عالیشان کے کم پسند ہوتا ہے

اب بعد اس مطلب کے گھڑے کی رنگتوں کے نام اور انکی نشاندہی
فائدہ دینی تو شیخ بھی ضرور ہے۔

پوشیدنی رنگ کے اصلی رنگ گھڑوں کے چار ہیں نقرہ میں سفید چاندی
کے رنگ کا۔ اور مشکلی میں سیاہ اور سرخاف میں سفید مائل اسرخ اور زرد
سونے یا مغل کے لو کے رنگ کی طرح اور جو رنگ سوا اس کے ہیں وہ نہیں
رنگوں سے کہلے ہیں اس لئے وہ سب غیر اصلی کہلاتے ہیں اور وہ بہت سی ہیں
مثلاً - مشک - سمنہ - پہلواری - کالوہ - بال - صندلی - گمش - شہر -
چینی - شہر - سنجاب - گرہ - چودہر - ہرا - کرک - مناب - نور دا - جزئی
سنو الی - مرکا - نور - ہرو - جھک - نیلا - ارکوک - پکت - نیال - دوسر - فلا
نہر - کہہ - سبزہ - شاکرن - فاختہ - چنبا - ارچن - سونگ - لکھی - چکیان
تربل - پاک - ابلق - سونا - بادامی - کبیت - یزنگ - نور - بلوری - خشک
گہریری - یہ پچاس رنگ مشہور ہیں اور اسکی شاخیں بہت ہیں کہ جنکا
بیان دشوار اور متیز آن رنگوں کی بغیر مہارت کامل کے نہایت مشکل ہے
مگر بال اور دم کی جو رنگت ہو اسی رنگ کا گھڑ قرار دیا جاتا ہے۔
صبح رنگ گھڑے کا بال اور دم ہی کا رنگ ہے جو بدن کے رنگ سے کچھ بچ نہیں
وہ پاس ہے جس رنگ کا ہو۔

نیک اور بد رنگتوں کا بیان

منہا رنگتوں گھڑے کے فاختہ - دودبہ - تور - تیلہ - کبود - جردہ زرد و بال
پل - سنجاب - فشقہ خود اس - اور شیر گپڑ اور بھیڑیے کی صورت اور
چوہے کا سارنگ گھڑانا مبارک ہوتا ہے۔

اسی طرح باہرین صنعت یا انہی صنعتوں پر توجہ دینا اور انہی
 بیان کو سننے میں ماننا چاہیے کہ دوسری سازگاہ برہمن جو ایک مشہور کتاب
 ہے جس کی پڑھنے والے کو سامنے ہزاروں سال کے مشاہیر پرکاش کے اقسام اور
 مثل و منہم نشان کے پانچ سو پندرہ قسم کی ہوتی ہیں۔

اولیٰ برہمن برہمن، دوسری برہمن برہمن، تیسری برہمن برہمن چوتھی برہمن
 برہمن برہمن اور پانچویں برہمن برہمن باہرین کے کسی دوسرے ہندو
 برہمن کے ہوا اور ہندو برہمن کے یاد رکھنے میں صنعت انسانی رکھتا ہے اور
 پانچویں برہمن کا وہ ہندو برہمن ہے جو اور اس کے پسینہ میں پھولوں کی سی ہوا اور
 چوتھی برہمن کے گہوارے کی تیزی اور چالاک اور طاقت اور قوت ذاتی
 رکھتا ہے اور اس کے پسینہ میں غند سیاہ کی سی ہوا آئے۔

پانچویں برہمن وہ گہوارے ہیں پہلے چھپ چھپاتی ہوں اور اس کے
 پسینہ میں روغن زرد کی سی ہوا آتی ہوتی ہے۔

شودہ برہمن وہ گہوارے ہیں جو برہمن اور گہوارے ہوا اور اس کے پسینہ میں
 شراب کی سی ہوا آئے۔

ان پانچ سو نہیں سے برہمن برہمن گہوارے اور شادی اور جلوس اور
 آرایش کے کام میں لائے گئے ہیں۔

چوتھی برہمن سحر کہ جنگ و بدال میں کام دینے کے لائق ہے۔
 تیسری برہمن تجارت اور دوسری قسم کے غارتوں کے کام میں استعمال
 کرنے کے لئے مناسب ہے۔

شودہ برہمن صرف لادنے اور پاکرشی کے کام میں لائے گئے ہیں
 ہوتا ہے۔ بموجب قول مشہور مصنف کتاب مذکور کا بھی عقیدہ ہے کہ گہوارے ہزاروں

سونا رہتا ہے صرف زن میں جاگتا ہے یا جب کوئی چیز کرکری اسکے دانت
نلے آجاتی ہے تب چونک پڑتا ہے۔

کتاب ممدوح الصدر میں مرقوم ہے کہ صحن قسم اور پالنے کے لایق وہ
گہوڑے ہیں جو تیز رفتار اور طاقت ور ہوں اور تھکاوٹ کو کم مانیں اور
کم خوار نہ ہوں اور پاؤں صاف ان خویوں کے سسید اور غریب ہوں۔

علاوہ اسکے جس گہوڑے کے درو نہ ہونٹ شریخ ہموار نہ میں وٹکن
اور ملایم ہوں اور ناک چلی اور شریخ اور تالو بھی شریخ اور دانت ہموار اور گھنے

اور اپنے اندازہ پر دست نہ زیادہ نکلے ہوئے نہ بہت دے ہوئے اور تیلی خوب

سیاہ اور سفیدی آنکھ کی کہلی ہوئی اور صاف ہو اور پیشانی پر ہونری ہو

اور ماتھا چمڑا اور ہموار ہو۔ اور کان چھوٹے اور تیلے اور نوک دار ہوں۔ اور

گردن لمبی اور مضبوط ہو اور بال کے بال سید اور نرم اور لمبے اور ہونری

سے پاک ہوں۔ سینہ چوڑا ہو۔ کو کہیں بڑی اور چوہلی ہونیں۔ اور باغھیر ہوں

ہموار۔ گھٹنے مضبوط اور طاقت ور اور موٹے۔ ٹانگیں سیدھی ہڈی موٹھری

سے پاک جسم گول بڑے بڑے اور مضبوط۔ پساں مضبوط اور چوڑی۔ پیٹ لمبا

اور چوہلی دار ہو تاملولہ منے آہو شکم نہ ہو۔ اور ریٹکی ہڈی نہ بہت اٹھی ہوئی

اور بہت پست ہو جسے نہ شتر کو مان ہو نہ کچی ہو۔ کمر موٹی اور پر گوشت ہو چھو

موٹے اور انچڑے ہوئی دم لمبی اور ملایم۔ فوطے گول اور بالوں سے سبھا

خوش رنگ ہوں اور سیہ فام نہ ہوں۔ اور عضو تناسل چوڑا کالے رنگ کا ہوا اس

کا گہوڑا خوبی اور عمدگی میں اعلیٰ درجہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسطرح اس کتاب سے بھی

عمدگی اور خوبی گہوڑے کی شمار کی جاتی ہے مثلاً جس گہوڑے کا منہ یا نیس انگل اور گردن چھوٹے

اور کان سات انگل اور دم بیس انگل سیدھی اور چانگ بیس انگل اور کہرسات انگل

جن گھوڑوں کے اسٹبل میں شہد کی مکھیاں چھتا رہیں انکے ہلاک ہو جائیں
قوی اتصال ہو۔

گھوڑے کے اسٹبل میں گرگٹ کا رہنا بُرا ہے۔

اور ہر اسٹبل میں بندیا اسکی تصویر رکھنا پر ضرور جو مثل شہور و طویل کی بجائے

گھوڑی کی تسلیم اور بیت کا فن

نوع گھوڑے کو کینچڑ اور کنکر اور پتھر میں رکھنا اور دُئل اور جھڑی اور بن
چلانا بہتر نہیں بلکہ جامی ہوا اور وسیع اور نرم میں آدمیوں کی بیٹھنے سے
غلط گھوڑے کو تسلیم کرنا مناسب ہے۔

جب گھوڑے سے چلے سواری لیجائے تو چاہیے کہ سوار قد سے زیادہ
موٹا نہ ہو اور کم سوار بھی نہ ہو۔ بلکہ سوار شاطر اور سیدھا بیٹھنے والا اور
دل اور آسن کا پتکا ہو۔ اور طاقت ور اور قانع تازیانہ زنی سوا چھی
طہر و واقف ہو۔

جاننا چاہیے کہ گھوڑے کو چھہ قصور میں یہہ سزا دینی چاہیے اگر گھوڑا
سواری میں بولے تو اسکے شانے پر مارے اور جو گرنے کا ارادہ کرے
تو جاگ پر مارے اور جو نیکے پاؤں سے تو سینہ پر اور جو بد راہ چلے تو
منہ پر اور جو غتہ کرے تو گولہ پر اور خود رفتہ ہو جاوے تو پاؤں میں
مارے مارے اسکے بقصور گھوڑے کو مارنا بُرا ہے۔

جس گھوڑے کی ناک بڑی اور جسم فربہ اور سینہ چڑا اور بدن چکنا ہوتا ہو
اور آواز بڑی اسکی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ اور جسکی چھان گھوڑے کی عمر دانی کی
یہہ ہے کہ ایسے کمال آگے سے لیجیں اگر انہیں سینہ و دھکا سا رنگ پایا جاوے

تو فیض جاننا چاہیے کہ یہ گھڑا بہت بے سلا۔ کیونکہ علامت زبانی خون کی ہے
اور جس گھڑی کی ریکھا پکنی ہو وہ بھی زیادہ جینا ہی اور جو گھڑی سے زیادہ سوکھے
کے مادی ہوتے ہیں اور سورج کو زیادہ دیکھا کرتے ہیں وہ بھی زیادہ عریض
ہوتے ہیں اور جو گھڑی سے ماپوں سے گھاس خراب نہیں کرتے اور خوب پیٹ
بھر کے کھاتے ہیں اور مٹیاب کم کرتے ہیں اور مٹیابی اور سرٹار کھتے ہیں
وہ بھی بہت دونوں جیتے ہیں۔ فقط

قطع تاریخ ختام تالیف کتاب

چکین قلم ندرت رقم مولوی سید محمد یار علی

مصحح مطبع روہیلکھنڈ لٹریٹری سوسائٹی بریلی

چو کلک بنشی والا گویا گوہر	دُر معنی بشریح فرسنت
بجسم سال اوزار تان غیب	پے تاریخ قشیرہ الفرس

الطبع
چاپ